REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO. P/GDP-3

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۳۱ — شمارہ ۳۶

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۲ روپے
ممالک غیر [illegible] روپے بذریعہ بحری ڈاک
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

۱۹ ذی القعدہ ۱۴۰۲ھ — ۹ تبوک ۱۳۶۱ ہش — ۹ ستمبر ۱۹۸۲ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۶ تبوک (ستمبر) — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۵/۸/۸۲ میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ

احباب جماعت اپنے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا کے جاری تبلیغی سفر کے ہر جہت سے بابرکت اور بار آور ہونے نیز مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے بعد بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں مراجعت فرما ہونے کے لئے درد دل کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۸ تبوک (ستمبر) — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بحیثیت نمائندہ جماعتہائے احمدیہ بھارت "مسجد بشارت" سپین کی نہایت درجہ مبارک افتتاحی تقریب میں شمولیت کی غرض سے مورخہ ۲/۹/۸۲ کو بوقت سہ پہر قادیان سے دہلی اور وہاں سے مورخہ ۴/۹/۸۲ کی صبح بذریعہ طیارہ فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو اور اپنی خصوصی تائیدات کے جلو میں بخیر و خوبی دارالامان میں واپس لائے۔ آمین

☆ - مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ

رپورٹ نمبر ۱، ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء قسط اول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے یورپی ممالک اور بالخصوص سپین کے تاریخ ساز سفر کا مبارک آغاز

ربوہ سے لاہور کیلئے روانگی اور کراچی پہنچنے سے قبل مختصر قیام کے دوران حضور کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

امام ہمام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء بروز بدھ ربوہ سے یورپی ممالک کے تاریخ ساز تبلیغی و تربیتی دورہ پر روانہ ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ کا خلافت احمدیہ کی مسند جلیلہ پر متمکن ہونے کے بعد بیرونی ممالک کا یہ پہلا دورہ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو بیش از بیش کامیابیوں سے ہمکنار کرنے کے سلسلہ میں متوقع انقلاب انگیز اثرات کی بناء پر غیر معمولی تاریخ ساز اہمیت کا حامل ہے۔ وہ اہمیت اس قدر امتیازی شان کی حامل ہے کہ آنے والے زمانوں کے مؤرخین اسے تاریخ کا دھارا موڑنے والے انقلاب عظیم کا پیش خیمہ قرار دے کر اس کی عظمت کو اجاگر کرنے میں فخر محسوس کریں گے۔ وہ اس لئے کہ حضور نے یہ سفر یورپی ممالک میں اسلام کی وسیع تر اشاعت کے نئے اقدامات اور دور رس نتائج کے حامل بعض نئے انتظامات فرمانے کی غرض سے ہی اختیار نہیں فرمایا ہے بلکہ بحمد اللہ تعالیٰ اس سفر کی وسیع تر اغراض میں پانچ سات سو سال کے بعد سپین میں اسلام کے از سر نو غالب آنے کی بشارت کا اعلان کرنے اور اہل سپین کو اس کے سب سے پہلے عملی ثبوت سے روشناس کرانے کی

(باقی صفحہ [illegible] پر دیکھئے)

ہماری پاریگام علاقہ ترال میں
جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی نویں سالانہ کانفرنس کا انعقاد

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی شرکت۔ علمائے کرام کی پُر معارف تقاریر

رپورٹ: مرتبہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جموں

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی نویں سالانہ کانفرنس بتاریخ ۱۴، ۱۵، ۱۶ اگست ۱۹۸۲ء کو بمقام ہماری پاریگام (علاقہ ترال) میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے جملہ انتظامات

(باقی صفحہ [illegible] پر دیکھئے)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید [illegible] صاحب پور [illegible] اڑیسہ

مکرم [illegible] ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹرز: صدر انجمن احمدیہ قادیان

کوئی تبلیغی پروگرام اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک تبلیغ کرنے والے کا اپنا کردار اخلاق کے اعلیٰ معیار کے مطابق نہ ہو:-

وہ باتیں جن کی طرف میں خصوصی توجہ دلانا چاہتا ہوں اُن میں سے ایک تکبر ہے دوسرے بدظنی

یاد رکھیں میں یہاں بیٹھا براہ راست آپ کی نگرانی نہیں کر سکتا لیکن ہمارا خدا ہر آن آپکے اعمال پر نظر رکھ رہا ہے

پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس منعقدہ ۱۴ر۱۵ر اگست ۱۹۸۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

جان سے پیارے بھائیو اور بہنو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگست کے مہینہ میں جماعت احمدیہ کشمیر، سری نگر میں آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کے انعقاد کی خبر سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ الحمد للہ کہ علاوہ ازیں بھی وادی کے مختلف مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد کرنے کا اہتمام کیا جارہا ہے۔

خدا تعالیٰ جماعت کے اس پروگرام کو ہر طرح کامیاب فرمائے کانفرنس اور جلسے بہت بابرکت ثابت ہوں اس میں شامل ہونے والے ہمارے رب کی رحمتوں اور اس کے فضلوں میں حصہ دار بنیں۔

آپ نے خواہش کی ہے کہ میں اس موقع پر کوئی پیغام دوں۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی تبلیغی پروگرام اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک تبلیغ کرنے والے اور حق کی طرف بلانے والے کا اپنا کردار اخلاق کے اعلیٰ معیار کے مطابق نہ ہو۔

پس جب آپ حق کی تبلیغ کا بیڑہ اٹھا رہے ہیں تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ اپنے نفوس میں ایک پاک تبدیلی پیدا کریں۔ بُرے اخلاق اور بُری باتوں کو چھوڑ کر اخلاقِ فاضلہ اور اچھی عاداتیں اپنے اندر پیدا کریں۔ یاد رکھیں میں یہاں بیٹھا براہ راست آپ کی نگرانی نہیں کر سکتا لیکن ہمارا خدا ہر آن آپ کے اعمال پر نظر رکھ رہا ہے اور دلوں کے بھید سے بھی واقف ہے۔

دو باتیں جن کی طرف آج میں خصوصی توجہ دلانا چاہتا ہوں ان میں سے ایک تکبر ہے اور دوسرے بدظنی۔ یہ دونوں بُرائیاں ایسی ہیں کہ جن کے متعلق ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں ہمیں باربار متنبہ کیا ہے چنانچہ تکبر کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:-

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ وحشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ وحشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور نہیں جانتا ہے کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے..... سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۴-۲۵)

بدظنی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایک ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مُردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فردِ معطل اور محض بیکار بنا دیتی ہے الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۵ و ۹۶)

پھر فرماتے ہیں:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے ..... یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۶)

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

دورۂ یورپ .... بقیہ صفحہ اوّل

...زمین بھی شامل ہے۔

سپین میں اسلام کے از سر نو غالب آنے کا یہ پہلا عملی ثبوت خدا کے وعدہ کا ہے کہ وہ پہلا گھر ہے جو "مسجد بشارت" کے نام سے موسوم ہے۔ اسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک کے آخری دورہ سپین کے دوران حضور کی آسمانی قیادت کے طفیل اسلام کی ہمہ رفتہ کی آئینہ دار اس سرزمین میں تعمیر کرنے کی بفضل اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو توفیق ملی ہے۔ اس تاریخی مسجد کا افتتاح حضور رحمہ اللہ نے وہاں خود تشریف لے جا کر ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو فرمانا تھا تاہم خدائی تقدیرات کے تحت اس دوران حضور رحمہ اللہ رحلت فرما کر اپنے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہو گئے چنانچہ اب انشاء اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عہد خلافت کے اس پہلے تاریخ ساز سفر کے دوران حضور رحمہ اللہ کی مقرر کردہ تاریخ یعنی ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو سپین تشریف لے جا کر وہاں جماعت کی تعمیر کردہ اس سب سے پہلی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے اور اس طرح وہاں کے باشندوں کو یاد کرائیں گے کہ اے اہل سپین تمہاری سرزمین کے از سر نو اسلام میں آنے کا زمانہ قریب آگیا ہے اب کی بار اسلام بزور جبر تمہاری سرزمین میں نہیں بلکہ بانشراح قلب براہ راست تمہارے دلوں پر حملہ آور ہوگا اور محبت و پیار سے انہیں جیت کر ان میں ایسا گھر کرے گا کہ کوئی اسے وہاں سے نکالنے پر قادر نہ ہو سکے گا اس طرح سپین میں اسلام کا یہ موعودہ غلبہ دائمی ثابت ہوگا اور قیامت تک پھیلتا چلا جائے گا اس لئے کہ یہ اس قادر مطلق خدا کی تقدیر ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور یہ کہ وہ جس بات کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے وہ کبھی ٹلا نہیں کرتی

ربوہ سے روانگی

۲۸ جولائی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب معمول صبح ساڑھے چار بجے مسجد مبارک میں تشریف لا کر فجر کی نماز پڑھائی چونکہ اس روز حضور نے نماز فجر کے بعد یورپ کے تاریخی سفر پر روانہ ہونا تھا اس لئے ربوہ کے کثیر التعداد احباب نے اس روز نماز فجر مسجد مبارک میں ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد یہ سب احباب جن میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان بھی شامل تھے قصر خلافت کے باہر ترتیب وار آکھڑے ہوئے تا کہ حضور ایدہ اللہ کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کر سکیں۔

حضور صبح پانچ بجنے سے چند منٹ قبل قصر خلافت سے باہر تشریف لائے سفر پر روانہ ہونے سے قبل حضور نے دعا فرمائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور موٹر کار میں سوار ہو کر اہل قافلہ اور مشایعت کی غرض سے لاہور اور کراچی جانے والے احباب کے ہمراہ جو علیحدہ موٹر کاروں میں سوار تھے ٹھیک پانچ بجے صبح ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس تاریخی سفر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ صاحبہ مدظلہا حضور کی دو صاحبزادیاں عزیزہ یاسمین رحمٰن سلمہا اور عزیزہ عطیۃ المجیب سلمہا، محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری۔ مکرم ناصر احمد خان صاحب اور راقم الحروف (مسعود احمد دہلوی) کو بھی قافلہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ علاوہ ازیں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ مجلس مرکزیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے اور محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اپنی مجلس کے نمائندگان کی حیثیت سے قافلہ میں شریک ہیں علاوہ ازیں حضور ایدہ اللہ نے محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کو جو اپنے خرچ پر یورپ جانا چاہتے تھے ازراہ شفقت قافلہ میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ انہیں بھی اس تاریخی سفر میں حضور کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ اور محترم مسعود احمد صاحب جہلمی وکیل التبشیر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے نمائندوں کی حیثیت میں بغرض مشایعت کراچی تک اس سفر میں حضور کے ہمراہ رہے۔

پانچ بجے صبح قصر خلافت سے روانہ ہو کر حضور ایدہ اللہ مع اہل قافلہ پہلے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور وہاں حضرت سیدہ اماں جان رضی اللہ عنہا حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی نیز متعدد دیگر بزرگوں کے مزارات پر دعا کی دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور مع اہل قافلہ موٹر کاروں کے ذریعہ عازم لاہور ہوئے۔

لاہور میں ورود اور مختصر قیام

ربوہ سے لاہور تک قریباً ایک سو میل کا یہ سفر تین گھنٹے میں طے ہوا حضور ۸ بجے صبح لاہور پہنچے اور وہاں محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی کوٹھی واقعہ لاہور چھاؤنی میں مختصر قیام فرمایا محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کے ہاں تشریف لے جانے سے قبل حضور راستہ میں میکلوڈ لاہور پر چند منٹ کے لئے رکے اور وہاں حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کی (جو ان دنوں بہت بیمار ہیں) عیادت فرمائی۔

احباب لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب کی کوٹھی پر بہت کثیر تعداد میں جمع تھے علاوہ ازیں ملحقہ اضلاع کے احباب بھی خاصی بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ یہ سب احباب شامیانوں سے تیار کردہ وسیع و عریض پنڈالوں میں ترتیب وار بہت سلیقہ اور قرینہ سے بیٹھے ہوئے تھے حضور کچھ وقت کے لئے احباب کے درمیان اسٹیج پر رونق افروز ہوئے اور انہیں بہت بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ حضور کے خطاب کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے

احباب لاہور سے خطاب کا خلاصہ

حضور نے اپنے اس خطاب میں قرآن مجید کی بعض آیات کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی اور تخلیق کائنات اور اس کے مقصد کے ساتھ ذکر الٰہی کے نہایت گہرے تعلق کو بہت پر معارف انداز میں واضح فرمایا اور ان میں بیان کردہ قومی اور جماعتی ترقی کے راز سے پردہ اٹھا کر احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ حقیقی اولوالالباب کی طرح آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور و فکر اور ان میں پوشیدہ حقائق کی تلاش کا سفر ذکر الٰہی سے شروع کریں اگر وہ ایسا کریں گے تو انہیں کائنات کی ہر شے کے آئینہ میں خدا ہی کا چہرہ نظر آئے گا اور ان کا یہ غور و فکر انہیں اور زیادہ شوق کے ساتھ ذکر الٰہی پر آمادہ کر کے انہیں تعلق باللہ کے ایسے مقام پر پہنچا دے گا کہ وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کلی طور پر محفوظ ہو جائیں گے ترقی کی راہیں ان کے لئے کھلتی چلی جائیں گی اور خاتمہ بالخیر کے نتیجہ میں رضائے الٰہی کی جنتیں ان کے لئے کھلتی چلی جائیں گی۔

حضور نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد درج ذیل آیات قرآنی کی تلاوت کی

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۚ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ ۖ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ

(آل عمران آیات ۱۹۱ تا ۱۹۳)

ترجمہ: آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کے لئے یقیناً کئی نشان (موجود) ہیں۔ (وہ عقلمند) جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارہ میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) اے ہمارے رب! تو نے اس (عالم) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو (ایسے بے مقصد کام کرنے سے) پاک ہے۔ پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا (اور ہماری زندگی کو بے مقصد ہونے سے بچا لے) اور اے ہمارے رب! جسے تو آگ میں داخل کرے گا اسے تو نے ذلیل کر دیا اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔

حضور نے فرمایا ان آیات میں آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن اور رات کے آگے پیچھے آنے کے علاوہ اہل فکر و نظر کا ذکر کیا گیا اور اہل عقل یعنی اہل فکر و نظر کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ وہ کائنات کی ہر شے کے بارہ میں غور و فکر سے کام لے کر اللہ کے ذکر میں لگے رہتے ہیں حقائق الاشیاء معلوم کرنے میں ان کی تلاش

کا سفر اللہ سے شروع ہوتا ہے ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ہوئے وہ کائنات کی ہر شئی پر غور کرتے ہیں۔ اس غور و فکر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ذرّہ ذرّہ انہیں اللہ ہی کی طرف لوٹا دیتا ہے اور وہ اور زیادہ شوق اور لگن کے ساتھ اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جاتے ہیں اور اس طرح تعلق باللہ میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس مضمون کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک پُر معارف شعر میں یوں بیان فرمایا ہے ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

حضور نے اس تعلق میں یہ واضح کرتے ہوئے کہ ذکرِ الٰہی سے کیا مُراد ہے فرمایا کہ ذکرِ الٰہی صرف منہ سے اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کرنے اور چند کلمات بڑبڑانے کا نام نہیں ہے بلکہ ذکرِ الٰہی کے معنیٰ یہ ہیں کہ انسان کے ذہن اور قلب پر یادِ الٰہی اتنی غالب آجائے کہ اُسے ہر چیز کے آئینہ میں اپنے رب کا چہرہ نظر آنے لگے یعنی اللہ کی ذات، اس کا پیار اور اس کا خوف اور اسے راضی کرنے کا غم دِل پر اس طرح طاری ہو جائے کہ انسان ایک لمحہ کے لئے بھی اس کی یاد سے غافل نہ ہو سکے اس حالت اور کیفیت کا نام ذکرِ الٰہی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اہل دانش اور اہل فکر و نظر کی یہ علامت بیان کی ہے کہ وہ کائنات کی ہر شئی پر غور کرتے ہیں اور بے اختیار ان کے دل سے یہ آواز نکلتی ہے کہ:۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

یعنی اے خدا تو نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا اس کے نتیجہ میں وہ اور بھی زیادہ ذکرِ الٰہی میں محو ہو جاتے ہیں اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو بھی ذکرِ الٰہی سے غافل ہو کر حقائق کائنات کی تلاش کا سفر شروع کرے گا وہ گمراہی میں چلا جائے گا اور آگ کے عذاب میں خود مبتلا ہوئے اور دُوسروں کو مبتلا کئے بغیر نہ رہے گا۔

اسی ضمن میں حضور نے مزید فرمایا اگر ہم دُنیا والوں کو دیکھیں جو یادِ الٰہی سے غافل ہو کر کائنات کے راز معلوم کرنے میں سرگرداں ہیں تو یہ افسوسناک حقیقت ہمارے سامنے آتی ہے کہ ان کی ساری کوششیں انہیں جہنم کی طرف لے جا رہی ہیں ذکرِ الٰہی سے غافل ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ کائنات کے راز تلاش کرنے والے دنیا داروں نے اپنی اس کوشش اور تگ و دو کے ثمر کے طور پر پہلے دُنیا پر جنگِ عظیم اوّل مسلط کی پھر دوسری جنگِ عظیم کی آگ میں دُنیا کو جھونکا اور اب تیسری عالمگیر جنگ اپنی تمام تر ہلاکت سامانیوں کے ساتھ نوعِ انسانی کے سروں پر منڈلا رہی ہے اور اس کے خوف نے دلوں کا سکون اور اطمینان غارت کر کے رکھ دیا ہے یہ نتیجہ ہے ذکرِ الٰہی سے غفلت برتنے اور منہ موڑنے کا اس سے یہ قرآنی صداقت آشکار ہوتی ہے کہ صرف اولی الالباب ہی ہیں جو نیک انجام تک پہنچتے ہیں اور انہی کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔

تخلیقِ کائنات پر غور و فکر کے ضمن میں ذکرِ الٰہی کی اہمیت واضح کرنے کے بعد حضور نے فرمایا مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کائنات میں رونما ہونے والے ہر نظارہ سے ایسے نتائج اخذ کرے جو اس کے لئے قوم کے لئے اور بنی نوعِ انسان کے لئے مفید ہوں اور وہ یادِ الٰہی میں شغف بڑھانے کا موجب بنیں حضور نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اگر آپ یادِ الٰہی کے ساتھ کائنات میں پوشیدہ حقائق کی تلاش میں آگے بڑھیں گے تو کائنات آپ کی طرف دوڑے گا۔ یہ بنیادی چیز ہے اس کے بغیر فتح عظیم نہیں مل سکتی اس سے صاف عیاں ہے کہ فتحِ عظیم ملتی ہے ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں قومی ترقی کا یہ ایک بہت بڑا راز ہے۔

ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں تعلق باللہ میں ترقی نصیب ہونے اور اس کے طیب و شیریں ثمرات سے بہرہ ور ہونے کو ایک لطیف مثال سے واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا عرصہ دراز کی بات ہے مجھے کلکتہ جانے کا اتفاق ہوا وہاں میں نے ایک بڑ کا درخت دیکھا جس کا پھیلاؤ اتنا زیادہ تھا کہ وہ بے حساب پھیلتا ہی چلا گیا تھا وہ کئی ایکڑ رقبہ میں پھیلا ہوا تھا لوگوں نے بتایا کہ یہ درخت گوتم بدھ کے زمانے کا ہے اور اس وقت سے مسلسل پھیلتا جا رہا ہے۔ اس پھیلاؤ کا راز یہ تھا کہ اس میں سے ڈاڑھیاں نکل نکل کر زمین کی طرف جھک آئی تھیں اور جھکتے جھکتے زمین تک پہنچ کر اس میں پیوست ہو جاتی تھیں اور وہ ڈاڑھیاں ایک عرصہ گزرنے کے بعد ایک اور تنے کی شکل اختیار کر لیتی تھیں اس طرح تنوں کی تعداد بڑھتی جاتی تھی اور درخت آگے ہی آگے پھیلتا جاتا تھا۔ اس درخت کے ترقی پذیر پھیلاؤ سے میں نے یہ سبق حاصل کیا کہ الٰہی جماعتیں بھی درخت کی طرح ایک تنے سے پھوٹتی ہیں اور وہ تنا ہے تعلق باللہ کا لیکن الٰہی جماعتیں صرف ایک تنے پر حصر نہیں کرتیں وہ تعلق باللہ کے نئے نئے تنے بناتیں اور ان کے سہارے پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ یہ قانونِ قدرت ہے جن قوموں نے لمبا عرصہ زندہ رہنا ہو وہ کسی ایک مقام پر نہیں ٹھہرتیں بلکہ نئے نئے تنوں کے سہارے چاروں طرف آگے ہی آگے پھیلتی چلی جاتی ہیں اس درخت سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اے اولی الالباب تم نے ذکرِ الٰہی اور تعلق باللہ میں ترقی کر کے کتنی ڈاڑھیاں نکالی ہیں اگر تم نئی نئی ڈاڑھیاں نکالتے اور نئی نئی جڑیں پکڑتے چلے جاؤ گے تو تمہارا پھیلاؤ بڑھتا چلا جائے گا۔

حضور نے فرمایا جن آیاتِ الٰہی کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں بھی ہمیں یہی سبق دیا گیا ہے کہ اگر یادِ الٰہی سے کائنات کا سفر شروع کرو گے تو یادِ الٰہی پر ہی تمہارا سفر ختم ہو گا اور تم تعلق باللہ میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے۔ اور اگر تم یادِ الٰہی سے غافل ہو کر سفر شروع کرو گے تو دنیا کی زینتیں تمہیں اپنی طرف کھینچ لیں گی اور تم گمراہی میں بڑھتے چلے جاؤ گے دنیا کے ہر سطحی حسن کے پیچھے معرفت کا ایک لامتناہی چشمہ موجود ہے سطحی حسن پر اکتفا نہ کرو بلکہ یادِ الٰہی کے ذریعہ معرفت کے اس چشمہ تک پہنچنے کی کوشش کرو اسی لئے میں یہی کہتا ہوں اور آئندہ بھی کہتا رہوں گا کہ اپنے نفسوں کو ٹٹولو کیا تمہیں ذکرِ الٰہی سے لذت ملتی ہے کہ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

ہر احمدی کو دیکھنا چاہیئے کہ یادِ الٰہی کے نتیجہ میں ملنے والا اطمینان اسے نصیب ہوا ہے یا نہیں۔ اطمینان سے کیا مُراد ہے اللہ تعالیٰ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(یونس آیت ۶۳)

یعنی جو اللہ سے سچی محبت رکھنے والے ہیں ان پر کوئی خوف مستولی نہیں ہوتا اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں اس میں خوف کی کُلّی نفی نہیں کی گئی بلکہ صرف دُنیا کے خوف مُراد ہیں یعنی یہ کہ اولیاء اللہ کو دُنیا کا خوف لاحق نہیں ہوتا البتہ خُدا کا خوف انہیں ہر دم لاحق رہتا ہے اسی لئے فرمایا

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

(فاطر آیت ۲۹)

یقیناً اس کے بندوں میں سے علماء اللہ سے (ہیبت) ڈرتے ہیں پس دُنیا کا خوف تو حقیقی مومنوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتا لیکن خُدا کے خوف سے وہ ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ انسان نہ غم سے آزاد ہو سکتا ہے نہ خوف سے لیکن دُنیا کے خوف لعنت ہیں ان سے کچھ نہیں ملتا ان سے بچنے کا طریق یہ ہے کہ خُدا تعالیٰ کا خوف دِل میں داخل کر لو یہ ایسا مستحسن خوف ہے جو دنیا کے تمام خوفوں سے نجات دلا دیتا ہے یہ ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کا اصل مفہوم۔ دِلوں پر اللہ کے خوف کو اس درجہ طاری کرنا چاہیئے کہ غیر اللہ کا ڈر ان میں داخل ہی نہ ہو سکے اس کے نتیجہ میں انسان دوزخ کی آگ سے بکلی محفوظ ہو کر رضائے الٰہی کی جنتوں میں داخل ہونے کا مستحق قرار پاتا ہے۔

اس پُر معارف خطاب کے بعد حضور نے فرمایا میں چاہتا تو تھا کہ اس موقع پر احباب سے ملتا اور ان کی محبتوں کا شکریہ ادا کرتا لیکن یہاں قیام بہت مختصر ہے۔ اور ابھی ابھی میں نے آگے سفر پر روانہ ہونا ہے اس لئے فی الوقت احباب سے ملنا ممکن نہیں ہے اس کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کرائی۔

خطاب سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے لاہور کی مقامی جماعت اور ذیلی تنظیموں کی درخواست پر علیحدہ علیحدہ گروپ فوٹو کھنچوائے ایک گروپ فوٹو ربوہ کے ان احباب کے ساتھ بھی ہوا جو مشایعت کی غرض سے حضور کے ہمراہ ربوہ سے لاہور آئے تھے۔

اس کے بعد حضور محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب کی کوٹھی سے بذریعہ موٹر کار لاہور ائرپورٹ روانہ ہوئے جب حضور کی موٹر کار کوٹھی سے روانہ ہوئی تو ہزاروں احباب نے سڑک کے دو رویہ کھڑے ہو کر ہاتھ ہلا ہلا کر زیر لب دُعائیں کرتے ہوئے حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا سوا گیارہ بجے قبل دوپہر حضور مع اہلِ قافلہ پی آئی اے کی فلائٹ PK ۳۶۳ (وائڈ باڈی ائر بس) کے ذریعہ عازمِ کراچی ہوئے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی (جو حضور کے استقبال اور مشایعت کی غرض سے کراچی سے لاہور آئے ہوئے تھے) حضور کے ہمراہ اسی جہاز سے کراچی روانہ ہوئے۔

○

کشمیر کانفرنس ..... بقیہ صفحہ اوّل

کی انجام دہی کے لئے مکرم و محترم الحاج ولی محمد صاحب راٹھر کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا اور مکرم محمد منور صاحب راٹھر کو نائب صدر مجلس استقبالیہ اور مکرم غلام نبی صاحب ڈار کو سیکرٹری مقرر کیا گیا جبکہ مجموعی طور پر جملہ امور کی نگرانی مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج تبلیغ سرینگر کرتے رہے اور کانفرنس سے چند روز قبل انچارج صاحب تبلیغ کی ہدایت پر مکرم مولوی عبد السلام صاحب راٹھر کو بھی ہاری پاریگام میں مقرر کیا گیا۔ الحمد للہ انتہائی مخالفت کے باوجود جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی یہ دو روزہ کانفرنس اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

کانفرنس کی تشہیر

منتظمین کانفرنس کی طرف سے اس روحانی اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے ایک پوسٹر شائع کیا گیا جس کو وادی کے تمام اطراف میں چسپاں کیا گیا اور کثیر تعداد میں دعوتی کارڈ شائع کرکے علاقہ کے مضافات میں تقسیم کئے گئے کشمیر کے اخبارات "آئینہ" "سرینگر ٹائمز" نے کانفرنس کے بارہ میں خبر شائع کی تھی جبکہ بعض اخبارات میں کانفرنس کی مخالفت میں اشتہارات دیئے گئے اور لوگوں کو کانفرنس میں شرکت سے منع کیا گیا۔ اس ذریعہ سے بھی کشمیر کے ہر گوشے میں کانفرنس کی منادی ہوئی اور احمدی و غیر احمدی کافی تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شریک ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک

معزز مہمانانِ کرام کی آمد

کانفرنس میں شرکت کی غرض سے مورخہ ۱۱/۸/۸۲ کو قادیان سے علماء کرام کا وفد بھدرواہ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کرنے کے بعد شام کو کھنہ بل پہنچا جہاں پر وادی بھر کی جماعتوں سے احباب اپنے معززین کے استقبال کے لئے موجود تھے وفد میں مندرجہ ذیل شخصیات شامل تھیں محترم مولانا الحاج بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ محترم الحاج مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کھنہ بل سے وفد احباب کے ہمراہ برادرم محترم محمد سلیم صاحب زاہد کی رہائش گاہ پر پہنچا جہاں پر وفد کے قیام کا انتظام تھا۔ دوسرے روز مورخہ ۱۲/۸/۸۲ کو مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی مع اراکین وفد یاری پورہ میں منعقدہ لجنہ اماء اللہ کشمیر کے دوسرے سالانہ اجلاس کا افتتاح کرنے کی غرض سے یاری پورہ پہنچے۔ جہاں پر آپ نے پردہ کی رعایت سے اس میں تقریر کی

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی آمد

حسب پروگرام مورخہ ۱۲/۸/۸۲ کی شام کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ دہلی سے براستہ جموں کھنہ بل تشریف لائے آپ کے استقبال کے لئے مختلف جماعتوں کے احباب کھنہ بل پہنچ چکے تھے کھنہ بل پہنچنے پر آپ کا خیر مقدم کیا گیا اور گل پوشی کی گئی بعد میں آپ احبابِ جماعت کے ہمراہ مکرم برادرم محمد سلیم صاحب زاہد کے مکان پر تشریف لے گئے اور رات وہیں قیام فرمایا ۱۳/۸/۸۲ کو آپ بذریعہ کار یاری پورہ تشریف لے گئے جہاں وادی بھر کی جماعتوں سے نمائندگان عہدیداران اور مبلغین کرام نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ آپ نے جمعہ کی نماز یہاں پڑھائی اور ایک ایمان افروز خطبہ دیا۔ اسی طرح ایک جلسہ یہاں آپ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی۔ مولانا حکیم محمد دین صاحب اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے تقاریر کیں۔ حضرت میاں صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی اور مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک نے شکریہ ادا کیا۔

ہاری پاریگام میں جلسہ گاہ کیلئے ایک وسیع و عریض میدان منتخب کیا گیا۔ جلسہ گاہ کو بہت خوبصورت بنایا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار اور اقتباسات آویزاں کئے گئے۔

جلسہ گاہ کے قریب ہی لنگرخانہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہاری پاریگام کی سڑکوں کو معزز مہمانان کی آمد پر گیٹ ل سے سجایا گیا۔ جلسہ گاہ میں ایک بک اسٹال بھی قائم کیا گیا۔ جہاں سے کافی تعداد میں جماعت کا لٹریچر تحفۃً قیمتاً دیا گیا

مندوبین: اس کانفرنس میں شرکت کرنے کی غرض سے وادی کے ان جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ آسنور۔ کوریل۔ ماندوجن۔ رشی نگر۔ موہن ناصر گاگرن۔ مانلو شوپیان۔ میتھن واڑہ۔ زرتنی بالسو۔ کاٹھپورہ۔ یاری پورہ۔ اونہ ہور براز لو۔ آرونی۔ چیک امیر چند۔ ناصر آباد شورت۔ سند براری۔ اسلام آباد۔ بجبہاڑہ مرہامہ۔ بیج بہاڑہ۔ بانڈی پورہ۔ ترکپورہ ۔۔۔ احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوستوں نے بغرض تحقیق اس کانفرنس میں شرکت کی۔

حسب پروگرام ۱۴ اگست کو ٹھیک ایک بجے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور وفد کے دیگر ممبران یاری پورہ سے قافلہ کی صورت میں ہاری پاریگام تشریف لائے۔ جہاں پر احبابِ جماعت نے پرتپاک استقبال کیا۔ احبابِ جماعت کے ہمراہ معزز مہمان محترم مولوی غلام نبی صاحب مبلغ کے مکان پر تشریف لے گئے جہاں اُن کے قیام کا انتظام تھا۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس

۱۴ اگست کانفرنس کے پہلے دن کے اجلاس کا پروگرام ۴½ بجے شروع ہوا اس اجلاس کی صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمائی جونہی آپ سٹیج پر تشریف لائے حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے اور تمام جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھی آپ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ بھدرواہ نے تلاوت کی بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب صدر جلسہ نے لوائے احمدیت لہرایا اس موقعہ پر احباب احتراماً کھڑے ہو گئے اور دعائیں کرتے رہے۔ جب صدر محترم نے لوائے احمدیت لہرایا تو احباب نے والہانہ انداز میں نعروں سے اس کا خیر مقدم کیا۔

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب صدر جلسہ نے ہمارے دل و جان سے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا جو اجتماع کے لئے حضور پُر نور کی طرف سے موصول ہوا تھا (یہ پیغام مبارک اسی اشاعت میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں) بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ایک نظم پڑھی اور حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ مکرم حاجی ولی محمد صاحب راٹھر نے معزز مہمانان کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے خوش آمدید کہا اور حاضرین کو اس تقریب میں شریک ہونے پر ان کا خیر مقدم کیا۔ ان کے بعد مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک نائب ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ کشمیر نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا آج سے ترانوے سال قبل جماعت احمدیہ کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے قادیان جیسی ایک گمنامی اور بے کسی کی حالت میں رکھی جبکہ عیسائی دنیا اسلام کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اُن کے طلسم کی قلعی ایسی کھولی کہ ان کو ہندوستان سے بھاگ کر یورپ میں پناہ لینی پڑی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر نے سیرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر کی۔ آپ نے سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چیدہ چیدہ واقعات پیش کئے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے کی آپ نے اپنی عالمانہ تقریر کی ابتداء میں آیتِ قرآنی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کی تلاوت کی۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کاملہ کی تبلیغ کرتے ہوئے بہت مصائب جھیلے۔ صبر و ضبط سے کام لیتے ہوئے آپ اور آپ کے صحابہ نے سارے عرب میں اسلام کو پھیلا دیا لیکن مسلمانوں نے آہستہ آہستہ اس شریعت پر عمل چھوڑ دیا۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا آپ نے اسلام کو از سر نو زندہ کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم الحاج حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی تھی آپ کی تقریر کا موضوع تھا "جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک" فاضل مقرر نے پُر اثر انداز میں حاضرین پر واضح کیا کہ جماعت احمدیہ نے گنتی کے چند سالوں میں تبلیغی مہم کو جو شاندار کیا ہے کہ آج جماعت احمدیہ بڑے فخر اور وثوق سے یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے جہاں دنیا بھر کے درجنوں ممالک میں اپنے مشن قائم کئے اور مساجد تعمیر کیں، وہاں جماعت کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ اس نے متعدد زبانوں میں خطیر رقم خرچ کرکے قرآن پاک کے تراجم شائع کئے۔

آپ کی تقریر کے بعد صدر جلسہ کی اجازت سے جلسہ برخواست ہوا اور ٹھیک ۸½ بجے حضرت صاحبزادہ صاحب نے مغرب و عشاء کی نمازیں جلسہ گاہ میں ہی پڑھائیں۔

کانفرنس کا دوسرا دن

دُوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی ٹھیک آٹھ بجے صبح زیرِ صدارت محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود کی تلاوت قرآن پاک اور عزیزم مکرم ناصر احمد صاحب راتھر کی نظم خوانی سے شروع ہوئی۔

پہلی تقریر مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ آسنور نے اخلاقِ حسنہ کے موضوع پر کی۔ دُوسری تقریر مکرم محمد ابراہیم صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے "دینِ احمدی کیونکر ہوا؟" کے موضوع پر کی اس کے بعد مکرم مولوی حکیم عبد الغنی صاحب معلم وقفِ جدید نے "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب آف شورت نے کشمیری نظم پڑھی جس کے بعد مکرم مولوی عبد السلام صاحب راتھر نے چندوں کی اہمیت پر تقریر کی اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے "تربیتِ اولاد" کے موضوع پر کی۔ آخر میں صدرِ جلسہ نے تربیتی اُمور سے متعلق احباب کو چند نصائح کیں جس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خصوصی میٹنگ

۹½ بجے سے ۱۰½ تک کھانے کا وقفہ تھا احباب کھانے کے لئے تشریف لے گئے اسی دوران مسجد احمدیہ لہری پارگام میں زیرِ صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب جملہ صدر صاحبان، قائدین، سیکرٹریان تبلیغ و سیکرٹری مال صاحبان کی ایک خصوصی میٹنگ محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے طلب فرمائی۔ جملہ عہدیداران کی اس خصوصی اعلیٰ سطحی میٹنگ میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے زریں نصائح سے نوازتے ہوئے بعض تربیتی اُمور کی طرف توجہ دلائی۔ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے مطابق مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر نے بتایا کہ کشمیر میں تبلیغی و تربیتی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے سنٹرل باڈی تشکیل دینا مقصود ہے جس کے فوائد آپ نے بیان کئے۔ اس کے بعد اس بارہ میں عہدیداران نے اپنی اپنی آراء پیش کیں۔ اس سلسلہ میں تعلق جماعتوں کے صدر صاحبان نے تقاریر کیں اور فیصلہ ہوا کہ سنٹرل باڈی کے ممبران کا انتخاب ناصر آباد

میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ کنونشن کے موقعہ پر کیا جائے چنانچہ بعد میں مورخہ ۱۱ر اگست یہ انتخاب عمل میں آیا۔

کانفرنس کے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

کانفرنس کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز گیارہ بجے زیرِ صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب اوگام کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا بعدہٗ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے درثمین سے منظوم کلام پڑھ کر احباب کو محظوظ کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب کی بزبان کشمیری "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر ہوئی آپ نے سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چند درخشندہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

اجلاس کی دُوسری تقریر الحاج مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی تھی آپ کی تقریر کا عنوان تھا صداقت مسیح موعود علیہ السلام آپ نے قرآنی آیات، احادیث نبویہ، عقلی و نقلی دلائل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا۔

تیسری تقریر خاکسار محمد ایوب ساجد مبلغ جموں کی تھی، عنوان تھا "حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے" اس سلسلے میں خاکسار نے متعدد واقعات پیش کئے۔ خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم غلام نبی ناثر صاحب نے کشمیری زبان میں ایک نعت سنائی۔

اس اجلاس کی چوتھی تقریر مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل، ناظر دعوۃ و تبلیغ کی تھی آپ کی تقریر کا عنوان تھا "قرآن و حدیث کی رُو سے اسلام کی بعثت اولیٰ اور بعثت ثانیہ" آپ نے نہایت مدلل رنگ میں اسلام کی بعثت اولیٰ اور بعثت ثانیہ کا ذکر کیا۔ بعثت ثانیہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پہچان کر آپ پر ایمان لانے کی تلقین فرمائی۔

پانچویں تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں" کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولوی

بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی تھی اور نظم عزیزم عبد المنان ناک سرینگر کی تھی جو کمی وقت کی وجہ سے نہ ہو سکی

صدارتی خطاب

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدرِ جلسہ نے صدارتی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری یہ دو روزہ کانفرنس باوجود شدید مخالفتوں کے، کامیاب ہو گئی آپ نے فرمایا خدا اور خدا کے رسولؐ کی باتوں کو سننے کے لئے جو لوگ سفر کرتے ہیں وہی کامیاب ہوتے ہیں آپ نے ۱۵ر اگست کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دن ہمارے لئے خوشی کا دن ہے اس دن ہم نے ایک ظالم قوم کی غلامانہ بادشاہت سے نجات پائی ہے آپ نے فرمایا ہمیں دُعا کرنی چاہئیے کہ اللہ تعالیٰ ہندوستان کو آزادی کی نعمتوں سے مالا مال کرے۔

آپ نے پاکستان میں ۱۹۷۴ء میں احمدیوں پر کئے جانے والے ظلم و ستم کا ذکر فرمایا۔ اور اس وقت کے پاکستانی وزیرِ اعظم کی عبرتناک موت کا ذکر کیا۔

آپ نے اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کل اسرائیل نے اپنے ناپاک عزائم کے ذریعہ ہمارے فلسطینی بھائیوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسرائیل کو اس کے ناپاک عزائم میں ناکام و نامراد کرے۔ آخر میں آپ نے ایک پُر سوز اجتماعی دُعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

کانفرنس کے دوران نمازِ تہجد باجماعت اور درس کا اہتمام رہا چنانچہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود نے نمازِ تہجد پڑھائی اور خاکسار محمد ایوب ساجد نے بعد نماز فجر درس دیا۔

احباب جماعت احمدیہ لہری پارگام میں درج ذیل احباب نے جس شوق اور محنت سے کانفرنس میں مفوضہ امور سرانجام دیئے وہ دُعا کے مستحق ہیں جن میں خصوصیت سے مکرم حاجی ولی محمد صاحب راتھر مکرم محمد منور صاحب راتھر۔ مکرم غلام نبی صاحب ڈار۔ مکرم محمد مقبول صاحب راتھر۔ مکرم محمد یوسف صاحب شیخ مکرم غلام نبی صاحب راتھر۔ مکرم محمد مقبول صاحب نمبردار۔ مکرم منظور احمد صاحب شیخ۔ مکرم محمد رمضان صاحب مکرم بشیر احمد صاحب آغا۔ مکرم عبد الرشید صاحب وکیل۔ مکرم محمد امین صاحب۔ مکرم غلام حسن صاحب شیخ۔ مکرم منور احمد صاحب شیخ۔ مکرم محمد شعبان صاحب راتھر غلام حسن صاحب آغا۔ عبد الغنی صاحب شیخ۔ مکرم محمد ظفر راتھر مکرم غلام رسول صاحب راتھر۔ مکرم عبد الوہاب صاحب راتھر۔ غلام نبی صاحب بٹ نمبردار جماعت درست اسد اللہ صاحب شیخ۔ رمضان بٹ صاحب عبد الخالق بٹ صاحب اور عبد الغنی صاحب شامل ہیں۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

پیغام حضور ایدہ اللہ : بقیہ صفحہ ۲

اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں :-

تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگماں سے
ڈرتے رہو عقابِ خدائے جہاں سے
شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شاید وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما
شاید تمہاری فہم کا ہی کچھ قصور ہو
شاید وہ آزمائش ربِّ غفور ہو
پھر تم تو بدگمانی سے اپنی ہوئے ہلاک
خود سر پہ اپنے لے لیا خشمِ خدائے پاک

پس ہر وقت ہماری یہ دُعا اور کوشش ہونی چاہئیے کہ ہمارا مولیٰ ہمیں کبر اور بدظنی سے بچائے ہمیں ہر بُری عادت کو ترک کرنے اور اچھی عادت اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔

اے میرے پیارو ! اور اے میرے آقا کے مقدس درخت وجود کی سرسبز شاخو ! میرا رب تمہیں ہمیشہ سرسبز اور شاداب رکھے ہمیشہ تمہیں اپنی پناہ میں رکھے تمہاری مشکلات دُور فرمائے تمہیں اپنی رضا، اپنے پیار اور اپنی رحمت سے نوازے آمین والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع)

کیا احمدی غیر مسلم ہیں : بقیہ صفحہ ۱۲

مرزا غلام احمد قادیانی مرحوم خود رسول اللہ کو خاتم الانبیاء مانتے تھے ان کا حسبِ ذیل شعر ملاحظہ ہو ؎ ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال ۔ لاجرم ختم شد ہر پیغمبرے
(ترجمہ) اس کے پاک نفس پر ہر کمال ختم ہو گیا اور لاجرم اس پر ہر نبی کے دور کا خاتمہ ہو گیا۔
مسلمانو! خوب یاد رکھو جو اپنے کو مسلمان کہے اُسے مسلمان سمجھو کسی کو کافر نہ کہو عقیدت کی بُنیاد خدا اور اس کے بندوں کی محبت پر ہونی چاہئیے جس مذہب کی بنیاد تعصب پر ہے *

* وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

حیدرآباد میں ورودِ مسعود

بصیرت افروز خطاب ● اطفال اور خدام میں تقسیم انعامات

رپورٹ مرتبہ:۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد۔

مورخہ ۲۱ راگست بروز ہفتہ شام کو حیدرآباد کے ہوائی اڈہ پر حیدرآباد یادگیر سکندرآباد، جڑچرلہ، وڈمان۔ چنتہ کنٹہ کے کثیر تعداد افراد جماعت نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا پُرتپاک استقبال کیا محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور بعض افراد جماعت نے گلپوشی کی اور اھلاً وسھلاً و مرحبا کہتے ہوئے بزرگ اور معزز مہمان سے مصافحہ اور معانقہ کا شرف حاصل کیا حضرت صاحبزادہ صاحب تمام افراد جماعت کے جلو میں طیران گاہ سے باہر تشریف لائے۔ یہ منظر بھی نہایت دیدہ زیب دلکش اور ایمان افروز تھا۔ کہ غیر از جماعت افراد بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کو اشتیاق اور ادب سے کھڑے دیکھ رہے تھے۔ اور بعض تو یہاں تک کہتے پائے گئے کہ یہ کوئی روحانی شخصیت ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب طیران گاہ سے بیت النور بجانب ہنر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت یادگیر کے ہاں تشریف لے گئے آنمحترم کا قیام بھی بیت النور میں ہی رہا۔ آپ نے دوران قیام حیدرآباد میں کافی مصروف وقت گذارہ، مختلف جماعتوں کے نمائندگان سے انفرادی ملاقاتیں فرمائیں مختلف پروگراموں میں شمولیت فرمائی مفید اور زریں مشورے عطا فرمائے۔

نکاح و رخصتانہ کی تقریب

محترم محمد شفیع اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور کے بڑے بیٹے مکرم سمیع اللہ صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ یاسمین صاحبہ سلمہا بنت محترم پروفیسر سمیع اللہ صاحب ۱۲ ہزار روپیہ حق مہر کے عوض محترم صاحبزادہ صاحب نے اعلان فرمایا۔ نکاح کی تقریب "عدن گارڈن" میں منعقد ہوئی جس میں افراد جماعت کے علاوہ کثیر تعداد غیر از جماعت نے شرکت فرمائی جو زیادہ تر اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے برجستہ اور دلچسپ آفریں خطبہ نکاح ارشاد فرمایا جس میں ازدواجی زندگی پر سیر حاصل روشنی ڈالتے ہوئے فرائض اور حقوق کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا آج کے زمانہ میں حقوق کا مطالبہ تو ہر جگہ کیا جاتا ہے لیکن فرائض کی بجا آوری کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اس موقعہ پر آنمحترم نے مرد اور عورت کے حقوق پر بھی روشنی ڈالی اور تقوٰی کی فلاسفی پر دلنشیں پیرائے میں اسلامی تعلیمات بیان فرمائیں آخر میں پُرسوز دعا کی جس میں افراد جماعت کے علاوہ اکثر غیر از جماعت نے شرکت کی نکاح کی تقریب کے بعد مختلف غیر از جماعت افراد نے محترم صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کی۔

احمدیہ مسجد میں جلسہ

مورخہ ۲۳ راگست بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مسجد کا ہال افراد جماعت سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جلسے کا آغاز مکرم مولوی محمد عبد الرؤف صاحب نومبائع معلم وڈمان کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا بعدہ مکرم سید شجاعت حسین صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے دست مبارک سے گیارہ اطفال کو جو ناظرہ قرآن مجید کے مقابلہ میں انعام کا مستحق قرار دیئے پر انعامات عطا فرمائے جو مکرم بشیر الاسلام صاحب کی طرف سے ماہانہ عطا کئے جاتے ہیں۔ اور مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ کے پیش فرمودہ تعلیمی منصوبہ کے تحت، سات خدام کو جنہوں نے میٹرک کے بعد کے امتحانات میں کامیابی حاصل کی ہے نقدی کی صورت میں انعامات حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے تقسیم فرمائے۔ اُن خوش نصیب خدام کے نام یہ ہیں۔ مکرم محمد ضیاء الدین صاحب ناظم مال حیدرآباد، عزیز مجیب احمد صاحب۔ عزیز عبید اللہ صاحب غوری عزیز محمد ریاض الدین صاحب۔ عزیز محمد عبد اللہ صاحب عزیز منیر احمد ناصر صاحب عزیز سید شجاعت حسین صاحب کو مجلس خدام الاحمدیہ نے انعام کا مستحق قرار دیا۔

ازاں بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے دلوں کو گرما دینے والا بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ کا ذکر نہایت ایمان افروز انداز میں کیا کہ افراد جماعت کی آنکھیں پُرنم ہو گئیں کہ آپ کے دور خلافت میں جماعت کی روز افزوں ترقی تعلیمی منصوبہ نصرت جہاں پروگراموں اور منصوبوں کا قیام افراد جماعت کے مال اور نفوس میں برکت وغیرہ پر نہایت دلنشین پیرایہ میں ذکر فرمایا اور آپ کی شفقت علیٰ خلق اللہ کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کامل اطاعت و وفاداری اختیار کرنے کی طرف افراد جماعت کو توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ سب برکتیں خلافت سے وابستہ رہنے سے ہیں۔

آپ نے فرمایا خلافت وہ ڈھال ہے کہ مومن خطرات سے بچ ہی نہیں سکتا جبتک خلافت کی اتباع نہ کرے اور فرمایا کہ احباب حضور پُرنور کے سفر و حضر میں حفظ و امان کے لئے مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے اور خاص طور پر اٹلی میں جو ہمیا یٹول کا گڑھ ہے جہاں پوپ پال بھی رہتے ہیں۔ وہاں حضور پُرنور نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھنا ہے۔ اور اسی میں ... ۵ ... سال کے بعد پہلی مسجد کا افتتاح فرمانا ہے اور فرمایا کہ ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے نمائندہ کی حیثیت سے جا رہا ہوں میری روانگی ۱۳ ستمبر کو دہلی سے ہے۔ اور مجھے خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے احسن پیرایہ میں حضور پُرنور کی خدمت میں جماعتوں کی نمائندگی کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔ یہ ایمان افروز خطاب پون گھنٹہ جاری رہا۔ ازاں بعد محترم سیٹھ معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے تمام افراد جماعت کی جانب سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری اور افراد جماعت کو حسین پیرایہ میں پند و نصائح فرمانے پر شکریہ ادا کیا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے لمبی پُرسوز دعا کروائی اور اس طرح جلسہ اختتام پذیر ہوا بعدہٗ تمام افراد جماعت قطار در قطار کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک حضرت صاحبزادہ صاحب مصافحہ اور معانقہ کا شرف بخشتے رہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

احمدیہ میٹرنٹی ہوم کا سنگ بنیاد

۲۴ راگست کو صبح آٹھ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ازراہ شفقت مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے مستعد خادم محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے مہدی پٹنم میں احمدیہ میٹرنٹی ہوم کا سنگ بنیاد رکھا جو ڈاکٹر صاحب نے جماعت کے لئے پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اجتماعی دعا فرمائی اس موقع پر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ محترم احمد حسین صاحب مکرم انور حسین صاحب مکرم ارشاد حسین صاحب مکرم وحید احمد صاحب انصاری مکرم مجید احمد صاحب، انصاری اور خاکسار نے شرکت کی اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب کی آمد اور احمدیہ میٹرنٹی ہوم کے سنگ بنیاد کی تقریب کی خوشی میں محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری نے پُرتکلف دعوت کا انتظام بھی کیا اللہ تعالیٰ اس عمارت کو جلد مکمل کرنے کے سامان پیدا کرے۔

مورخہ ۲۵ راگست صبح آٹھ بجے افراد جماعت نے ہوائی مستقر پہنچ کر اپنے قابل قدر اور معزز مہمان کو دعاؤں سے الوداع کیا۔ اللہ خیر حافظ

ایک غیر از جماعت عالم کے قلم سے

کیا احمدی غیر مسلم ہیں؟

از مکرم مولانا محمد صاحب ایم۔ اے ۔۔۔ مرا ملپوری

زیر عنوان مقالہ ایک غیر از جماعت عالم مکرم مولانا محمد صاحب ایم۔ اے کا ہے جو مکرم مولانا ابوالاسرار رمزی صاحب ایم اے جودھپور کے توسط سے بغرض اشاعت موصول ہوا ہے۔ یہ مقالہ اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ آج بھی ایسے صاحب شکر و نظر غیر احمدی علماء کرام دنیا میں موجود ہیں جو نہ صرف عقائد احمدیت کی صداقت کا اقرار کرتے ہیں بلکہ برسرعام دلائل و براہین کے ساتھ انہیں پیش کرنے کی جسارت بھی رکھتے ہیں۔ مقالہ نگار عالم متعدد کتب کے مصنف بھی بتائے جاتے ہیں۔

نوٹ :۔ بعض احباب کرام کے مطالبہ اور ناقص طباعت کی وجہ سے یہ مضمون معذرت کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔
(ادارہ)

اس سال ۱۹۷۴ء میں جب اخباروں اور ریڈیو کے ذریعہ ہندوستان کے مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر ان کو ایک "اقلیت" کی حیثیت دے دی تو ان کی باچھیں کھل گئیں اور پاکستان کو اس "اسلام کی خدمت" پر مبارکباد دی جانے لگی۔ مذہبی اخباروں اور رسائل میں حکومت پاکستان کے صدر کی بیدار مغزی کے گن گائے جانے لگے کسی نے نہ سوچا کہ قادیانیوں کو کس جرم پر "غیر مسلم" قرار دیا گیا ہے۔ اس کی نوبت کیا ہے اور جو دلائل ان کے غیر مسلم ہونے کے ثبوت میں پیش کئے گئے ہیں ان سے ان کا اسلام سے خارج ہونا بھی ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟۔

ہمیں اس سے بحث نہیں کہ صدر پاکستان یا حکومت پاکستان کا یہ فیصلہ صحیح ہے یا غلط وہ جانے اور ان کا کام جانے۔ ہمیں تو یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے ملک کے مسلمانوں میں پاکستان کے اس مبارک اقدام پر خوشی اور مسرت کی اتنی لہر کیوں دوڑ گئی اور انہیں کون سی ایسی زبردست کامیابی حاصل ہوئی کہ سارا ملک مبارکباد کے شور سے گونج اٹھا۔

حقیقت یہ ہے کہ مولویوں کی کم نگہی اور پیروں کی خود غرضی اور خود پرستی نے عوام کو عمل سے فارغ کر کے عقائد کا پرستار بنا دیا ہے۔ نجات کا دارومدار عمل پر نہیں بلکہ عقیدے پر ٹھہرا۔ اگر عقیدہ درست ہے تو بدترین انسان جنت کا حقدار ہے اور اگر عقیدہ میں کوئی فتور ہے یا کسی طرح کی کمی ہے تو بہتر سے بہتر عمل کرنے والا بھی جہنمی ہے۔

علامہ اقبال مرحوم کے نزدیک اس دور میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے ابلیس کا سب سے بڑا حربہ یہ ہے کہ ان کو الٰہیات اور عقائد کی بحث میں الجھا دیا جائے اور مسلمان عمل سے بے نیاز ہو کر اس بحث میں پڑ جائیں کہ :۔

ابن مریم مر گیا یا زندۂ جاوید ہے
ہیں صفات ذات حق، حق سے جدا یا عین ذات
آنے والے سے مسیح ناصری مقصود ہے
یا مجدد جس میں ہوں فرزند مریم کے صفات
ہیں کلام اللہ کے الفاظ حادث یا قدیم
امت مرحوم کی ہے کس عقیدے میں نجات؟
کیا مسلماں کے لئے کافی نہیں اس دور میں
یہ الٰہیات کے ترشے ہوئے لات و منات
چنانچہ شیطان اپنے مشیروں کو حکم دیتا ہے
تم اسے بیگانہ رکھو عالم کردار سے
تا بساط زندگی میں اسکے سب مہرے ہوں مات
ہے وہی شعر و تصوف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اسکی آنکھوں سے تماشائے حیات
مست رکھو ذکر و فکر صبحگاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاج خانقاہی میں اسے

اسی طرز فکر نے مسلمانوں کو متعصب اور تنگ نظر بنا دیا اور وہ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح جنت کے اکیلے حقدار بن گئے۔ قوم اگر قبر پرستی اور تعزیہ پرستی میں مبتلا ہے اور مسلمانوں کے گھروں میں شرک کی ساری شکلوں کو اختیار کر لیا گیا ہے تو اس سے نہ اُن کا اسلام بگڑتا ہے نہ ایمان میں خلل آتا ہے۔ لیکن اگر کسی نے کہہ دیا کہ عیسیٰؑ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے بلکہ انتقال کر گئے یا کہ رسول اللہؐ کے بعد اور نبی بھی پیدا ہو سکتے ہیں تو قیامت آ گئی آسمان پھٹ پڑا اور کہنے والا کافر اور جہنمی ٹھہرا۔

قادیانی اسی مذہبی جنون کا شکار بن گئے ورنہ اُن کا جرم اتنا بڑا نہ تھا کہ انہیں کافر یا مرتد قرار دیا جائے اور غیر مسلم قرار دے کر پاکستان میں ایک غیر مسلم اقلیتی فرقے کا اضافہ کیا جائے۔ سچ ہے اس دور میں مسلماں وہی ہے جو مسلمانوں کا دشمن ہو۔ آئیے اُن مسائل پر نظر ڈالیں جن کی بنا پر قادیانیوں کو کافر اور غیر مسلم قرار دیا گیا ہے :۔

(۱) ۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا وفات پا گئے ہیں؟
(۲) ۔۔ رسول اللہ خاتم الانبیاء تھے یا نہیں
(۳) ۔۔ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو رسول مانتے ہیں۔

ا ۔۔ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝
(النساء ۔ ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹)

ترجمہ :۔ اور یہود نے کفر کیا اور کہا کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کر دیا ہے حالانکہ فی الواقع انہوں نے نہ اس کو قتل کیا نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ معاملہ ان کے لئے مشتبہ کر دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں ان کے پاس اس معاملہ میں کوئی علم نہیں ہے محض گمان ہی کی پیروی ہے یقیناً انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا اور زبردست طاقت رکھنے والا ہے اور حکمت والا ہے اور اہل کتاب میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو اس کی (یا اپنی موت) سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے اور قیامت کے روز آپ ان پر گواہی دے گا۔"

ان آیات سے حسب ذیل باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

(۱) یہودیوں کا یہ کہنا کہ ہم نے عیسیٰ کو قتل کر دیا غلط ہے۔
(۲) انہوں نے عیسیٰ کو قتل کیا نہ سولی دی بلکہ وہ شبہ میں پڑ گئے۔ قرآن نے شبہ کی وضاحت نہیں کی۔ ہم یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کیسا شبہ تھا۔ اس بارے میں جو لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کے پاس یقینی علم نہیں ہے صرف گمان کی پیروی کر رہے ہیں
۳۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔

ا۔ ان آیات سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ حضرت عیسیٰ کو جسمانی حیثیت سے زمین سے اٹھا کر چوتھے آسمان پر پہنچا دیا گیا جیسا کہ عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ آیت صرف یہ بتلاتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ مسلمانوں نے شاید اسرائیلیات کے اثر سے خدا کی طرف اٹھائے جانے کو آسمان کی طرف اٹھائے جانے سے تعبیر کیا اور یقین کر لیا کہ قرآن کے بیان کے مطابق حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے۔ [illegible] بعد موضوع احادیث کا سہارا لے کر حضرت عیسیٰ کو چوتھے آسمان پر مستقل طور پر مقیم کر دیا یہاں تک کہ معراج میں رسول اللہؐ سے حضرت عیسیٰؑ نے چوتھے آسمان پر ملاقات کی اور اب مسلمانوں کا پختہ عقیدہ ہی ہو گیا کہ حضرت عیسیٰؑ قریب قیامت تک چوتھے آسمان پر رہیں گے۔ اور قیامت سے پہلے دوبارہ زمین پر اتریں گے۔ اور ساری دنیا کے لوگوں میں اسلام پھیلا دیں گے۔

یہ ساری باتیں خواب و خیال کی ہیں۔ حقیقت صرف اتنی ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کو "اپنی طرف" اٹھا لیا۔ اپنی طرف سے چوتھا آسمان اس وقت مراد لیا جا سکتا ہے۔ جب یہ فرض کر لیا جائے کہ خدا چوتھے آسمان پر ہے اور اس نے اپنی طرف یعنی چوتھے آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ ظاہر ہے کہ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ آسمان زمین سب اس کے لئے یکساں ہیں۔

اینما تولوا فثم وجہ اللہ۔
(البقرہ ۲ ۔ ۱۱۵)

جدھر نگاہ کرو ادھر اللہ ہی اللہ ہے۔

واذا سالک عبادی عنی فانی قریب ط (البقرۃ ۱۸۶)

اور جب میرے بندے میرے بارے میں تجھ سے سوال کریں (کہ خدا کہاں ہے) تو میری طرف سے اُن سے کہہ دیں (کہ) تو تمہارے

...... ہی ہوں ۔"

چونکہ خدا ہر جگہ موجود ہے اسلئے حضرت عیسٰی علیہ السلام کا اس کی طرف اُٹھایا جانا کسی مادی مقام سے دوسرے مادی مقام کی طرف نہیں ہو سکتا بلکہ ان کے اُٹھائے جانے کو کسی روحانی حیثیت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے یعنی ان کو قُرب خدا کا بلند مرتبہ مل گیا۔ فضا میں بلندی اور پستی کا کوئی تخیل نہیں ہے۔ ہر ستارہ دوسرے ستارہ کے اعتبار سے پست یا بلند ہوتا ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ آسمان زمین سے اونچا ہو۔ ہندوستان کا آسمان امریکہ کے لحاظ سے پست ترین مقام پر ہے اس لئے ایک کرہ (زمین) سے دوسرے کرہ (آسمان) کی طرف جانے کو رفع (اُٹھانا) نہیں کہا جا سکتا۔ چاند پر جانے والے بلندی پر نہیں پہونچے بلکہ زمین سے چاند کی طرف گئے۔

درحضرت عیسٰی علیہ السلام کو تو آسمان کی طرف نہیں بلکہ خدا کی طرف اُٹھایا گیا یہ حالت بالکل اسی طرح کی ہے جس طرح حضرت ادریس کے لئے قرآن میں فرمایا گیا ورفعنا ہ مکانا علیا ہ

(مریم ۵۷)

اور ہم نے اسکو (یعنی ادریس کو) بلند درجہ عنایت فرمایا۔" اس آیت میں رفعنا بلند درجے کے لئے مستعمل ہوا ہے۔ اسلئے بل رفعہ اللہ الیہ" کا مطلب لامحالہ یہی نکلے گا کہ اللہ نے عیسٰی کو اپنا قُرب عطا کر کے بلند مقام پر پہنچا دیا۔"

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی رائے ہے کہ قرآن نہ اسکی تصریح کرتا ہے کہ اللہ ان کے جسم و روح کے ساتھ کرہ زمین سے اُٹھا کر آسمان پر کہیں لے گیا اور نہ یہی صاف کہتا ہے کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت پائی۔ اور صرف ان کی روح اٹھائی گئی۔ اسلیئے قرآن کی بنیاد پر نہ ان میں سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جا سکتی ہے اور نہ اثبات۔ لیکن قرآن کے اندر بیان پر غور کرنے سے یہ بات بالکل نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے کہ اٹھائے جانے کی نوعیت و کیفیت خواہ کچھ بھی ہو بہر حال مسیح علیہ السلام کے ساتھ اللہ نے کوئی ایسا معاملہ ضرور کیا ہے جو غیر معمولی نوعیت کا ہے۔"

(تفہیم القرآن جلد سوم)

۴۔ اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اپنی (یا عیسٰیؑ) کی موت سے پہلے اُن پر ایمان نہ لائے یہ فقرہ آیات متشابہات میں سے ہے اس کا علم صرف اللہ کو ہے۔ ہم کوشش کے باوجود اس کا مفہوم نہیں سمجھ سکتے کیونکہ خود قرآن نے کہا ہے کہ "مسلمان متشابہ آیات کا مفہوم سمجھنے کی کوشش نہ کریں۔

(آل عمران ۔ ۷)

خلاصہ یہ کہ مذکورہ بالا آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام طبعی موت مرے اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آسمان پر اُٹھائے گئے۔ آنحضرت کے وقت سے لیکر اب تک مسلمانوں کے دو گروہ رہے ہیں ایک جماعت کے نزدیک ان کی طبعی موت ہوئی اور ایک گروہ کی رائے میں وہ آسمان پر مع جسم اُٹھائے گئے ان دونوں گروہوں میں سے کسی گروہ کو کبھی کافر نہیں سمجھا گیا۔ اسلیئے قادیانیوں کو اس عقیدے کی بنا پر کہ وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طبعی موت کے قائل ہیں کافر یا غیر مسلم نہیں کہا جا سکتا۔

۲۔ اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ثم الی مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون ہ

(آل عمران ۔ ۵۵)

ترجمہ :۔ اور جبکہ اللہ نے فرمایا" اے عیسٰی بے شک میں تجھ کو وفات دینے والا ہوں اور تجھ کو اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں اور تجھ کو ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جو کافر ہیں اور جو لوگ تیری اتباع کرنے والے ہیں ان کو قیامت کے دن تک ان لوگوں پر غالب کرنے والا ہوں جو کفر کرنے والے ہیں پھر تم سب کو ایک دن میری طرف لوٹ کر آنا ہے (اس روز میں تمہارے درمیان فیصلہ کر دونگا

مذکورہ بالا آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ نے حضرت عیسٰیؑ کو پہلے وفات دی پھر اپنی طرف اُٹھایا یعنی حضرت عیسٰیؑ کو ان کے دشمنوں سے نجات دلا کر اللہ نے انہیں وفات دی اور ان کا مرتبہ بلند فرمایا۔ اس آیت سے حضرت عیسٰیؑ کی طبعی موت بغیر کسی طرح کی تکلیف کے ثابت ہوتی ہے۔ اس سیدھے سادے مفہوم سے بچنے کے لیئے ہمارے مولویوں نے متوفیک کے معنی میں اپنی اپنی مرضی کے مطابق تبدیلی کی ہے۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے قوسین میں (فی الحال) کا اضافہ کیا تا کہ اس آیت سے یہ نہ ثابت ہو سکے کہ "اللہ نے حضرت عیسٰی کو وفات دینے کے بعد اپنی طرف اُٹھالیا۔ اس معمولی سے آیت کے معنی کچھ سے کچھ ہو گئے ہیں۔ اے عیسٰی میں تجھکو (قیامت کے زمانے میں) مارنے والا ہوں اور فی الحال تجھے اپنی طرف (یعنی آسمان پر) اُٹھائے لیتا ہوں۔

اہل نظر اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ یہ معنی آیت مذکورہ کے ہرگز نہیں ہیں بلکہ عیسٰی کی موت کے خیال سے بچنے کے لئے اس معنی میں یہ تبدیلی کی گئی ہے تاہم مولوی اشرف علی صاحب کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ انہوں نے "متوفیک" کا ترجمہ صحیح کر دیا یعنی وفات دینے والا ہوں۔

دوسرے مترجمین نے وفات عیسٰی کے ثبوت سے بچنے کے لئے متوفی کے معنی بدل دیئے مثلاً فتح محمد خان صاحب لکھتے ہیں" عیسٰی" ! میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی طرف اٹھالوں گا۔ متوفیک کا ترجمہ دُنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے" کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ ترجمہ میں تبدیلی صرف اس لئے کی گئی ہے کہ مخالفین کو عیسٰی کی موت کا ثبوت نہ ملے لیکن یہ بات ترجمہ کی دیانت کے خلاف ہے۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے وفات عیسٰی کے قرآنی ثبوت سے بچنے کے لیئے اس آیت کے ترجمہ میں کافی قطع و برید کی ہے ملاحظہ ہو۔

" اے عیسٰی ! اب میں تجھکو واپس لے لوں گا اور تجھکو اپنی طرف اٹھالونگا۔"

اس ترجمہ میں نقطہ اب غور طلب ہے یہ لفظ قرآن کے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں مولینا نے شاید اس لفظ کا اس لیئے اضافہ کیا ہے تاکہ پڑھنے والے کے ذہن پر یہ تاثر ہو کر عیسٰی کو سردست آسمان کی طرف اٹھایا جا رہا ہے۔ موت قیامت کے زمانہ میں آیٔے گی۔

مولانا نے متوفیک کا ترجمہ اب میں تجھے واپس لے لوں گا۔ کیا ہے گویا کہ اللہ نے حضرت عیسٰی کو الدنیا کے پاس امانت کے طور پر رکھا تھا۔ جسے اب وہ واپس لے رہے ہیں یا اس کا بیٹا مہمان کے طور پر آیا تھا۔ جسے واپس بلایا جا رہا ہے۔ حقیقت سے بچنے کے لئے انسان کتنی دور از کار باتیں گڑھ لیتا ہے۔ لیکن یہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے آج تک کسی مترجم نے اس فقرہ کا ترجمہ اب میں تجھے واپس لے لوں گا۔ نہیں کیا۔ مولینا کو اصرار ہے کہ لغت میں اس لفظ کے معنی یہی ہیں۔ میں وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ کسی لغت میں توفی کے معنی واپس لینے کے نہیں ہیں۔ اس وقت میرے پاس لغت کی دو کتابیں (۱) مصباح اللغات از مولینا ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی (۲) غریب القرآن فی لغات القرآن از مرزا ابوالفضل بن فیاض علی صاحب مصباح لکھتے ہیں۔ توفی فلان (فلاں آدمی مر گیا) اللہ کو متوفی اور بندے کو متوفی کہیں گے

(مصباح اللغات صفحہ ۹۴۶)

اس لغت میں توفی کے معنی واپس لینے کے کہیں نہیں ہیں۔

صاحب غریب القرآن لکھتے ہیں :۔

توفی ۔ موت دینا۔ وفات دینا حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا (س ۶ ۔ ۶۱)

(یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اسکو موت دیتے ہیں)

اذا قبض روحہ (صحاح)

ادرکتہ الوفات (اساس)

فکیف اذا توفتہم الملئکۃ (س ۴۷۔ ۲۷)

وتوفنا مع الابرار (س ۔ ۳ ۔ ۱۹۳)

اللہ یتوفی الانفس حین موتہا

(س ۔ ۳۹ ۔ ۴۲)

فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم (س ۔ ۵ ۔ ۱۱۷)

قیل ہذا یدل علی ان اللہ سبحٰنہ توفاہ قبل ان یرفعہ ۔ فتح البیان

کہا گیا کہ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سبحانہ تعالے نے اپنی طرف اُٹھانے سے پہلے عیسٰی کو وفات دی۔ متوفیک (متوفی ۔ اسم فاعل) وہ جو وفات دیتا ہے۔ موت دیتا ہے۔

اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ۔ (س ۔ ۳ ۔ ۵۵)

جب اللہ نے کہا" اے عیسٰی میں تجھے مارنے والا ہوں۔ اور اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں۔

= ممیتک (یعنی تجھے مارنے والا ہوں)

(ابن عباس بخاری) ۔

= متم عمرک تحینئذ توفاک فلا اتر کہم حتی یقتلوک ۔ (رازی)

= وممیتک حتف انفک (کشاف)

(غریب القرآن)

صاحب غریب القرآن نے اس لفظ کے معنی موت دینے والا لکھا ہے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں قرآن کی چار آیتیں اور علماء و مفسرین کی رائیں پیش کی ہیں۔

حیرت ہے کہ اتنے صریح اقوال اور آیات الہی کی موجودگی میں مولینا نے وفات عیسٰی کے قرآنی ثبوت سے بچنے کے لیئے اتنی دور از کار توجیہہ کا سہارا لیا اس قسم کے معنوی ترجمے کے متعلق اقبال نے کہا تھا۔

" خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں"

اگر ایسے خود ساختہ ترجمے کو قرآن کے معنی میں تحریف کرنے سے تعبیر کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ مذکورہ بالا آیت کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔

" اور جب اللہ نے کہا اے عیسٰی بے شک میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور ان لوگوں

لے ادارہ بلاغ القرآن ۱۱۰ اے سمن آباد لاہور نے اس آیت کے تحت تشریح کرتے ہوئے رفع کے معنی ہجرت کے ثابت کیئے ہیں اناجیل کے بیانات کی روشنی میں یہی بات، بانیٔ تحریک احمدیہ نے ابتداء میں کہی تھی۔ (ابوالاسرار بدمنزی)

سے مجھ کو پاک کرنے والا ہوں جو کافر ہوئے اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری اتباع کی کافروں پر قیامت کے دن تک غلبہ دینے والا ہوں۔" اس آیت سے یہ بالکل واضح ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی وفات کے بعد خدا کی طرف اٹھایا گیا۔

۳۔ واذ قال اللہ یٰعیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ قال سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب ۰ ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھید ۰

(المائدہ ۵-۱۱۶ — ۱۱۷)

ترجمہ: اور قیامت کے روز اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں (مریم) دونوں کو خدا بنا لو وہ (عیسیٰ) جواب دے گا۔ (اس شرک سے) تیری ذات پاک ہے بھلا یہ میری مجال تھی کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہ تھا اگر میں نے ایسی کوئی بات کہی ہو تو آپ کو ضرور اس کا علم ہوتا۔ میرے دل میں جو کچھ ہے آپ اس سے واقف ہیں لیکن آپ کے دل میں جو کچھ ہے میں اُسے نہیں جانتا بے شک آپ غیب کی ساری باتیں جاننے والے ہیں۔ (اے میرے مالک!) میں پھر عرض کرتا ہوں کہ میں نے اُن سے کچھ نہیں کہا سوائے اس کے کہ جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا۔ (وہ) یہ کہ اللہ کی بندگی کرو۔ جو میرا (بھی) رب ہے اور تمہارا رب بھی۔ جب تک میں اُن میں رہا میں ان کی نگرانی کرتا رہا (کہ یہ لوگ تیری خدائی میں کسی کو شریک نہ کرنے لگیں) جب آپ نے مجھے وفات دیدی تو آپ ان پر نگران رہے۔ (اور آپ تو ساری چیزوں پر نگران ہیں۔"

مذکورہ بالا آیت سے حسب ذیل نتائج نکلتے ہیں۔

(۱) جب تک حضرت عیسیٰ اپنی قوم میں رہے انہوں نے اپنی قوم کو ہر قسم کے شرک سے محفوظ رکھا ان کی زندگی میں ان کی اُمت کا کوئی فرد بھی ان کو یا ان کی والدہ محترمہ کو خدا نہیں کہہ سکا۔

۲۔ ان کی امت نے ان کو اور ان کی والدہ کو خدا اس وقت کہا جب اللہ نے وفات دیدی۔ یعنی حضرت عیسیٰ کی امت ان کی وفات کے بعد شرک میں مبتلا ہوئی بالفاظ دیگر عیسائیوں کے ارتکاب شرک سے پہلے سوائے رفع عیسیٰ کوئی دوسری موت ان پر طاری نہیں ہوئی۔

اگر یہ کہا جائے کہ توفیتنی کے معنی تو نے مجھے وفات دی نہیں ہیں بلکہ اس کا ترجمہ تو نے مجھے واپس بلا لیا ہے۔ تو نے مجھے اٹھا لیا ہے۔ تو یہ مفروضہ حسب ذیل دلائل کی بنا پر غلط ہے۔

(۱) توفیتنی باب تفعل سے توفی۔ یتوفی۔ اس کے معنی کسی لغت میں واپس بلانا یا اُٹھانا نہیں ہیں بلکہ اس کے معنی ہیں "مارنا" "وفات دینا"۔ اس لفظ کی مکمل تشریح آیت نمبر ۲ کے تحت کی جا چکی ہے

(جب اللہ تعالیٰ فاعل ہو ذی روح مفعول ہو تو توفی کے معنے سوائے قبض روح کے کوئی اور نہیں ہوتے)

(ادارہ)

(۲) قرآن میں متعدد مقامات پر توفی توفت، توفیت، اور اس مادے کے دوسرے الفاظ مستعمل ہوتے ہیں۔ اور ہر جگہ یہ لفظ موت دینا کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے (آیت نمبر ۲ کے تحت اس کی پوری تشریح کی جا چکی ہے) اور تمام مترجمین نے ہر مقام پر توفی کے معنی موت دینا لکھا ہے حیرت ہوتی ہے کہ جب یہی لفظ توفیتنی عیسیٰ کے لئے مستعمل ہوتا ہے تو اس کی کایا پلٹ کیسے ہو جاتی ہے۔ اور کیوں ہر مترجم اس فکر میں پڑ جاتا ہے کہ اس لفظ کا ترجمہ بدل دیا جائے۔

قرآن میں یہ لفظ موت کے معنی ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً۔

(۱) حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا (س-۶-۶۱)
یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آجاتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔

۲۔ فکیف اذا توفتھم الملئکۃ (س-۴۷-۲۷) سو ان کا کیا حال ہوگا۔ جب فرشتے ان کی روح قبض کر رہے ہوں گے۔

۳۔ توفنا مع الابرار (س-۳-۱۹۳) اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔

۴۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم (س-۵-۱۱۷) جب آپ نے مجھے وفات دی تو آپ نگران رہے

فتح البیان میں اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ عیسیٰ وفات پا گئے۔

(۴) اذ قال اللہ یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی (س-۳-۵۵) جب اللہ نے کہا کہ اے عیسیٰ میں تجھے مارنے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں"

اس آیت میں "متوفیک" لفظ استعمال ہوا ہے۔ ابن عباس اور بخاری دونوں نے اس لفظ کے معنی ممیتک استعمال کئے ہیں جس کے معنی ہیں موت دینے والا امام رازی اور صاحب کشاف کی بھی یہی رائے ہے۔

(۵) فامسکوھن فی البیوت حتی یتوفھن الموت (س-۴-۱۵) تم (ان بدکار عورتوں) کو گھروں کے اندر مقید رکھو یہاں تک کہ موت ان کا خاتمہ کر دے۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ لفظ قرآن میں ہی نہیں بلکہ عربی نثر و نظم کی کسی کتاب میں موت کے علاوہ کسی دوسرے معنی میں مستعمل نہیں ہوا۔ صرف ہمارے مترجمین نے عیسیٰ کی موت کے قرآنی ثبوت سے بچنے کے لئے اس لفظ کے معنی میں دیدہ دانستہ تحریف کی ہے اگر میرا یہ دعویٰ صحیح ثابت ہو جائے اور توفی۔ توفت، یتوفی۔ متوفی وغیرہ کے معنی عربی زبان اور علم و ادب کے لحاظ سے وفات دینا۔ موت دینا ثابت ہو جائیں اور ان الفاظ سے جسم کو روح کے ساتھ اُٹھانا۔ یا۔ واپس بلانا۔ ثابت نہ ہو تو یقین کر لیجئے کہ یہ آیتیں (انی متوفیک ورافعک الی ..... فلما توفیتنی) حتمی طور پر عیسیٰ کی طبعی موت پر دلالت کرتی ہیں۔

اچھا تھوڑی دیر کے لئے فرض کر لیجئے کہ "فلما توفیتنی" کے معنی وہی ہیں جو قرآن کے مترجمین نے کئے ہیں۔ یعنی جب تو نے مجھے جسم و روح کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا۔ یا۔ جب تو نے مجھے واپس بلا لیا تو پوری آیت کا مطلب یہ نکلے گا۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عیسیٰ سے سوال کرے گا اے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو خدا بنا لو؟ عیسیٰ جواب دیں گے کہ میری مجال نہ تھی کہ میں ایسی بات لوگوں سے کہتا میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ لوگو! خدا کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی پھر جب تو نے مجھے جسم و روح کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا تو تو ہی ان کا نگران رہا اب ان کے شرک کی ذمہ داری مجھ پر نہیں رہی۔"

مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ قیامت سے پہلے آسمان سے زمین پر اتریں گے اور تمام انسانوں کو جن میں ان کی امت بھی شامل ہے از سرِنو موحد اور مسلمان بنائیں گے۔ اس کے بعد اپنی طبعی موت مریں گے گویا حضرت عیسیٰ کی دنیا کی زندگی دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔

(۱) پہلی زندگی کا زمانہ پیدائش سے آسمان پر اٹھائے جانے تک ہے۔

(۲) دوسری زندگی آسمان پر سے اترنے سے لے کر طبعی موت تک ہے۔

اگر یہ مان لیا جائے کہ حضرت عیسیٰ کی پہلی زندگی کے بعد کی امت مشرک ہو گئی لیکن آپ نے اپنی دوسری زندگی میں اپنی امت ہی کو نہیں بلکہ ساری دنیا کو موحد اور مسلمان بنا دیا تو خداوند عالم نے حضرت عیسیٰ کی پہلی زندگی کے بعد قوم کی گمراہی کے متعلق حضرت عیسیٰ سے بازپرسی کی کیونکہ جب کہ انہوں نے اپنی دوسری زندگی میں قوم کی گمراہی کو دور نہیں کیا بلکہ ساری دنیا کو مسلمان بنا دیا عقل کا تقاضہ تو یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے کارناموں کو سراہا جاتا اور ان کو بڑے بڑے انعامات سے نوازا جاتا نہ کہ اُن سے پہلی زندگی کے متعلق بازپرس ہوتی اور دوسری زندگی کے کارناموں تک کا تذکرہ تک نہ کیا گیا۔ اور اگر خدا نے اس کا تذکرہ نہیں کیا تو حضرت عیسیٰ نے اپنے جواب میں صرف اتنا کیوں کہا کہ "میری قوم میرے بعد گمراہ ہوئی"؟ یہ کیوں نہیں کہا کہ میں نے اپنی دوسری زندگی میں اُن کی اصلاح کر دی اور سب کو مسلمان بنا لیا"

حضرت عیسیٰ نے اپنے جواب میں یہ کیوں کہا کہ "اگر آپ انہیں عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور آپ انہیں معاف کر دیں تو آپ عزت والے اور حکمت والے ہیں" جبکہ پوری قوم مسلمان ہو چکی تھی تو زیادہ سے زیادہ حضرت عیسیٰ یہ کہہ سکتے تھے کہ میری دوسری زندگی سے پہلے جن لوگوں نے شرک کیا وہ عذاب کے مستحق ہیں سب کے سب کے لئے یہ کہنا

کہ آپ انہیں عذاب دیں تو مناسب ہے کیونکہ بعد کے تمام لوگ مسلمان ہو چکے تھے حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسٰی اپنی طبعی موت سے بچ کر ان کا آسمان پر جسم کے ساتھ اُٹھایا جانا اور پھر دنیا میں واپس آنا خواب و خیال کی باتیں ہیں۔

ایک اہم نکتہ

قرآن کا یہ دعوٰی ہے کہ اسکی حفاظت اور اس کے معانی کی وضاحت خدا کے ذمہ ہے یعنی قرآن کے ہر لفظ اور ہر فقرے کی تشریح خود قرآن میں موجود ہے لہٰذا اختلاف معانی کی شکل میں ہمیں قرآن ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اگر ہم صدق دل سے تلاش کریں تو ہمیں ایک ایک لفظ کی تشریح خود قرآن میں کہیں نہ کہیں ضرور مل جائے گی۔

لا تحرك به لسانك لتعجل به ۝ ان علينا جمعه و قرآنه ۝ فاذا قرأنه فاتبع قرآنه ۝ ثم ان علينا بيانه ۝ (القیمۃ ۱۶-۱۹)

ترجمہ (اے پیغمبر) وحی الٰہی کو جلد جلد یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو اس (قرآن) کو جمع کرنا (یعنی) کتابی شکل میں محفوظ رکھنا اور اس کا (اقوام عالم) کو پڑھانا ہمارے ذمہ ہے لہٰذا جب ہم اسے جبریل کی زبانی پڑھ رہے ہوں تو (تم اسکو سنتے رہو اور) اسی طرح پڑھو جسطرح ہمارا فرشتہ پڑھے) پھر اس کے (معانی) کی وضاحت بھی ہمارے ذمہ ہے۔

اس آیت کے آخری فقرے کا مطلب یہ ہے کہ آیات الٰہی کی تشریح خود خدا نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ یعنی آیات متشابہات کے علاوہ کوئی مختلف فیہ آیت ایسی نہیں ہے جس کی وضاحت کسی دوسری آیت یا آیتوں سے نہ ہو رہی ہو۔ اسی لئے قرآن میں ایک مضمون کی آیتیں بار بار الفاظ اور انداز بیان بدل بدل کر آتی رہتی ہیں تاکہ معانی کی وضاحت ہو جائے ملاحظہ ہو

ولقد صرفنا فی هذا القرآن ليذكروا وما يزيدهم الا نفورا ۝

ترجمہ:- اور دیکھو ہم نے اس قرآن میں طرح طرح کے طریقوں سے (مطالب حق) بیان کئے تاکہ لوگ نصیحت پکڑ لیں (لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہوا) - ہوا تو یہ ہوا کہ (سچائی سے) ان کی نفرت اور بڑھ گئی۔

اس آیت (القیمۃ ۱۶-۱۹) سے یہ مطلب نکالنا کہ اللہ نے ہر آیت کا مطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی خفی کے ذریعہ سمجھایا تھا۔ مہمل اور لغو ہے کوئی [illegible] اس لچر تاویل کو نہیں مان [illegible] قرآن جو سارے جہان والوں کے سمجھنے کیلئے آسان بنایا گیا تھا اُسے خود رسول اللہؐ نہ سمجھیں اور انہیں سمجھانے کیلئے اللہ تعالیٰ ایک چھپی ہوئی وحی کا انتظام فرمائے۔ کیا رسول اللہ نعوذ باللہ ایسے کند ذہن تھے۔ کہ اپنے سمجھ قرآن کی روشنی اور کھلی ہوئی آیتوں کو بغیر وحی خفی کے نہیں سمجھ سکتے تھے؟ جس کے متعلق قرآن بار بار کہتا ہے۔

ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر ۝ (القمر) یہ آیت سورہ قمر میں چار مرتبہ آئی ہے یعنی (اللہ نے انتہائی تاکید سے کہا ہے کہ بے شک ہم نے اس قرآن کو سہل بنایا ہے۔ تاکہ لوگ اسے سمجھیں ایک دوسری آیت میں اس مضمون کو یوں ظاہر کیا ہے۔

فانما يسرنٰه بلسانك لعلهم يتذكرون ۝ (الدخان ۵۸)

ترجمہ:- ہم نے تمہاری زبان (عربی) میں قرآن اس لئے تو آسان بنایا تاکہ (عرب کے) لوگ اسے سمجھیں۔

پھر اس قرآن کو سمجھانے کے لیئے وحی خفی چھپی ہوئی وحی کی کیا ضرورت تھی کیا قرآن راز تھا۔ جسے چھپکر صرف رسول اللہ کو بتلایا تھا کیا یہ چھپی ہوئی وحی اس لیئے تھی کہ اس کے ذریعہ حضرت علی اور ائمہ معصومین کی ولایت اور امامت کو چھپا کر بتلایا جائے؟ کیا یہ چھپی ہوئی وحی احادیث کا وہ ضخیم دفتر تو نہیں ہے جس کی ہزار حدیثوں میں مشکل سے ایک صحیح ہے۔ ان احادیث کو وحی خفی کہنا خدا پر بہتان باندھنا اور اسکی توہین کرنا ہے۔ ان موضوعات اور گڑھی ہوئی حدیثوں کو خدا کی طرف منسوب کرنا بڑے جگرگردے کا کام ہے حضرت عمرؓ نے ان احادیث کو جنہیں وحی خفی کا درجہ دیا جارہا ہے۔ اپنے حکم سے جلوا دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ کسی کے پاس قرآن کے علاوہ کوئی لکھی ہوئی نہ رہے جب رسول اللہ نے اپنے مرض الموت میں کاغذ طلب کیا تاکہ مسلمانوں کو کچھ وصیت کے طور پر لکھوا دیں تو عمر نے صاف لفظوں میں کہا تھا حسبنا کتاب اللہ ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے۔

حضرت عمر کے زمانے میں جھوٹی حدیثیں مشکل سے ہوتی ہونگی۔ پھر بھی آپ نے مدینہ کے لوگوں کے پاس جتنی حدیثیں لکھی ہوئی تھیں سب کو جلا دیا اور آج جبکہ ۹۹ فی صد حدیثیں غلط ہیں انہیں وحی خفی کا درجہ دیا جاتا رہا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

(جماعت احمدیہ کے نزدیک احادیث نبوی بھی بڑی عظمتوں کی حامل ہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اگر کوئی حدیث کسی قرآنی آیت کے خلاف جا رہی ہو تو قرآنی آیات کی روشنی میں اسکی تاویل کرنا ہوگی اور اگر تاویل کی گنجائش بھی نہ ہو تو اس حدیث کو ترک کر کے قرآن کریم کی آیات کو مقدم رکھا جائیگا۔ (ادارہ)

قرآن آفاقی اور ابدی ہے اس کی تشریح خدا نے اپنے ذمہ لی ہے یہ ذمہ داری اصدق الصادقین خدا کی طرف سے ہے یہ ذمہ داری جھوٹی اور موضوع حدیثوں سے ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ یہ ذمہ داری صرف اس طرح پوری ہو سکتی ہے کہ قرآن کی ہر آیت کی وضاحت خود قرآن کی کسی دوسری آیت سے ہو اس طرح قرآن کی تشریح بھی ابدی اور آفاقی ہے خلاصہ یہ کہ قرآن کے معانی کی وضاحت خود قرآن ہی سے ہو جاتی ہے اس لئے آیت زیر بحث میں توفی توفیت - متوفیک - وغیرہ کے معانی کی وضاحت بھی قرآن ہی سے کی جانی ہے (وضاحت آیت نمبر ۱-۲-۳ کے تحت کی جا چکی ہے)

۴- والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا ۝ (مریم ۱۰)

حضرت عیسٰی نے اپنی پیدائش کے بعد میں فرمایا تھا۔ اور مجھ پر سلامتی ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں دوبارہ زندگی اُٹھایا جاؤنگا۔

اس آیت میں حضرت عیسٰی نے اپنی مذکورہ بالا تین سلامتیوں کا ذکر کیا ہے اور آسمان پر اُٹھائے جانے کا ذکر نہیں کیا حالانکہ علماء کے عقیدہ کے مطابق جس وقت ان کو یہودیوں کے ظلم سے بچا کر آسمان پر اُٹھا لیا گیا ان کے لئے سب سے بڑی سلامتی کا دن تھا۔ حضرت عیسٰی نے اس خوبختی اور سب سے بڑی سلامتی کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ ظاہر ہے اس طرح کی سلامتی کا کوئی موقع پیش ہی نہیں آیا اس لئے آپ نے پیدائش موت اور دوبارہ زندہ کیئے جانے کی سلامتی کا ذکر کیا اور چونکہ آپ آسمان پر نہیں اُٹھائے گئے اس لئے آپ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

۵- وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابكم ومن ينقلب علی عقبيه فلن يضر الله شيئا وسيجزی الله الشاكرين ۝ (پ ۴- آل عمران ۱۴۴)

ترجمہ:- اور محمد تو صرف ایک رسول ہیں (کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو موت سے بالا تر ہو) ان سے پہلے تمام رسول گذر چکے ہیں؛ (یعنی سب رسول مر چکے ہیں) تو اگر وہ بھی مر جائیں تو یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا اس خیال سے کہ وہ کیوں مرے) تم (اسلام سے) پھر جاؤ گے اور (یاد رکھو ان کی موت کے وقت جو شخص اپنے مذہب سے پھرے گا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ اور جو شخص ان کی موت کے وقت خدا کا شکر گزار بندہ رہے گا اور اسلام پر قائم رہے گا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جزائے خیر پائے گا۔ اور عنقریب اللہ شکر گذار بندوں کو (اچھا) بدلہ دے گا۔

مذکورہ بالا آیت ظاہر کرتی ہے کہ رسول اللہ سے پہلے تمام پیغمبر مر چکے ہیں اس لئے ماننا پڑے گا کہ حضرت عیسٰی بھی مر چکے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی آنحضرتؐ سے پہلے پیغمبر ہیں الرسل میں الف لام استغراق کا ہے (جو سارے افراد کو شامل کر لیتا ہے) اس لئے قد خلت من قبله الرسل کے معنی ہوئے اس سے پہلے تمام رسول مر چکے ہیں۔

قرآن کے مترجمین نے حضرت عیسٰی کو طبعی موت سے بچانے کے لئے الرسل سے بعض رسول کو مراد لیا ہے۔ یہ اصول قواعد کے خلاف ہے۔ قرآن میں اکثر مقامات پر الرسل مستعمل ہوا ہے۔ اور ہر جگہ اس سے تمام رسول مراد ہیں۔

یا ایها الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا ۝ انی بما تعملون علیم ۝ (المومنون ۵۲)

ترجمہ:- ہم نے تمام رسولوں سے (کہا تھا) اے پیغمبرو! (اپنی اپنی امتوں سے کہہ دو) پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو۔

اس آیت میں بھی الف لام استغراق کا ہے مطلب نہیں ہے کہ یہ حکم بعض رسولوں کو دیا گیا ہو۔ بلکہ الرسل کے ذریعہ تمام پیغمبروں کو مخاطب فرمایا گیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ بعض پیغمبروں کو پاک چیزیں کھانے اور نیک کام کرنے کا حکم دیا گیا ہو اور بعض اس حکم سے مستثنیٰ ہوں۔

یا ایها الناس قد جاءتكم موعظة من ربكم (یونس ۵۷)

اے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت (کتاب) آچکی ہے اس آیت میں الناس میں الف لام استغراق کا ہے یعنی نصیحت کی کتاب تمام لوگوں کے پاس آئی ہے۔

یا ایها الناس کلوا مما

فی الارض حلالاً طیباً۔

اے لوگو زمین میں جتنی حلال پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ۔ اس آیت میں الناس میں الف لام استغراق کا ہے یعنی یہ حکم تمام لوگوں کے نام ہے میں یہ نہیں کہتا کہ الف لام ہمیشہ استغراق کے لئے آتا ہے اکثر بعض کے معنی بھی لئے جا سکتے ہیں مثلاً وقتلھم الانبیاء اور یہودیوں کے (بعض) انبیاء کے قتل کی وجہ سے میرا مطلب یہ ہے کہ آیت زیر بحث میں الف لام استغراق کا ہے اس صورت میں آیت کا خلاصہ یہ ہوگا کہ جب پیغمبر مرگئے تو محمد کے مرنے پر کیوں تعجب ہو؟

ہمارے مترجمین کے ترجمہ کے مطابق آیت کا خلاصہ یہ ہوگا کہ جب بعض پیغمبر مرگئے تو محمد کے مرنے پر کیوں تعجب ہو؟

ہمارے مترجمین کے ترجمہ کے مطابق آیت کا خلاصہ یہ ہوگا کہ جب بعض پیغمبر مرگئے تو محمد کے مرنے پر تعجب کیوں ہو؟ ظاہر ہے کہ ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ جب بعض پیغمبر نہیں مرے تو محمد جو سب سے بڑے پیغمبر ہیں کیوں مریں؟ جب عیسیٰ زندہ ہیں تو محمد کیوں مریں؟ اگر الف۔ لام کو استغراق کا نہ مانا جائے گا تو کلام کا زور ختم ہو جائے گا۔ اور دلیل کمزور پڑ جائے گی۔ اس بحث کا مطلب مولویانہ مناظرہ اور مباحثہ نہیں ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں میں وسعت نظر اور انسانی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو تاکہ وہ اختلاف رائے کو خوشی کے ساتھ برداشت کر سکیں اور تعصب اور تنگ نظری کی بنا پر مولوی لوگ اور پیروں کے بجائے ذرا ذرا سی بات پر لوگوں پر کفر کا فتویٰ نہ صادر کر دیا کریں۔ [illegible] ضبط و تحمل اور برداشت انسان کے بہترین صفات ہیں ان کو اختیار کرنا چاہیئے ہر انسان کو قرآن نے حق دیا ہے کہ وہ جو چاہے عقیدہ رکھے (البقرہ ۲۵۶) ترجمہ دین کے معاملہ میں کسی طرح کا جبر نہیں ہے۔

لکم دینکم ولی دین تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے پھر دین کے معاملہ میں جھگڑا کیسا؟ جو شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے اسے مسلمان قبول کیجئے اصل حقیقت تو اللہ ہی کو معلوم ہے کہ کون غیر مسلم ہے وہ قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا اور ظاہر کر دے گا کہ کون مسلمان اور کون نامسلمان ہے اور آپ اپنی طرف سے کسی کو کافر کیوں کہیں جبکہ وہ خود اپنے آپ کو مسلمان کہہ رہا ہے۔ یاد رکھئے جو شخص لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہے وہ مسلمان ہے۔

ختم النبیین کی تشریح

۲۔ قادیانیوں پر دوسرا اعتراض یہ ہے کہ وہ رسول اللہؐ کو آخری نبی نہیں مانتے اور جو شخص رسول اللہؐ کو آخری نبی نہ مانے وہ کافر اور غیر مسلم ہے۔ اب آیئے دیکھیں قرآن نے اس کے متعلق کیا کہا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

ترجمہ:۔ (لوگ محمد کو زید کا باپ کہتے ہیں حالانکہ) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے بلکہ وہ اللہ کا رسول تمام نبیوں کی مہر ہے۔

اس آیت میں خاتم بفتح تا مستعمل ہوا ہے۔ خاتم کا مادہ ختم ہے عربی میں اس لفظ کے معنی مہر لگانے کے ہیں مثلاً ختم اللہ علی قلوبھم (البقرہ ۷)

ترجمہ:۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی

خاتم کے معنی ہیں مہر جس سے مہر لگائی جائے یا جس سے تصدیق کی جائے مصدق تصدیق کرنے والا (غریب القرآن صفحہ ۹۶)

اکثر مترجمین قرآن نے اس لفظ کا ترجمہ ختم کرنے والا کیا ہے یہ ترجمہ بالکل غلط اور گمراہ کن ہے۔ چونکہ اردو زبان میں عام طور پر خاتم النبیین کا ترجمہ نبیوں کا ختم کرنے والا کیا جاتا ہے اس لئے خاتم کے معنی عام طور پر ختم کرنے والا سمجھے جاتے ہیں حالانکہ عربی زبان میں ختم کے معنی ختم کرنا کبھی نہیں ہے۔ یہ لفظ عربی زبان میں کبھی ختم کرنے کے معنی میں مستعمل نہیں ہوا۔ خاتم بفتح تا کے معنے مہر یا مصدق یہ لفظ خاتِم نہیں ہے آپ کسی قرآن میں دیکھ لیں "ت" کو زبر ہے زیر نہیں ہے اور اگر زیر ہو تو تب بھی لفظ ختم کا اسم فاعل بنے گا یعنی مہر لگانے والا حیرت ہے کہ مسلمانوں نے کسی بیباکی اور دلیری کے ساتھ اس لفظ کا ترجمہ ختم کرنے والا کر دیا۔ گویا مترجم نے خدا کی سامنے جواب دہ نہیں ہے اپنی مرضی سے جس لفظ کے معنی چاہے بدل دے کسی کو احساس نہیں کہ وہ اس طرح خدا کی کتاب میں معناً تحریف کر رہا ہے جسکے سامنے اسکو ایک روز حاضر ہونا ہے میں کانپ اٹھتا ہوں جب یہ احساس ہوتا ہے کہ تقریباً تمام مترجمین نے اس لفظ خاتم کا ترجمہ ختم کرنے والا کیا ہے کیا کوئی مولوی عربی کی کسی لغت میں یا عرب کے کسی شاعر کے کلام میں خاتم کے معنی ختم کرنے والا دکھا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں پھر تمام مترجمین کو کہاں سے یہ حق پیدا ہو گیا کہ وہ خاتم النبیین کا ترجمہ نبیوں کا ختم کرنے والا کریں۔ قواعد کے رو سے یہ ترجمہ بالکل غلط ہے۔ خاتم اسم فاعل نہیں ہے پھر اس کا ترجمہ ختم کرنے والا کہاں سے ہو گیا؟

مفرد منہ ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مترجمین نے اس لفظ کو اسم فاعل سمجھ رکھا ہے اگر یہ لفظ اسم فاعل ہوتا تو خاتم کی تا کو زیر ہوتا زبر نہ ہوتا جب یہ طے ہے کہ لفظ خاتم اسم فاعل نہیں ہے تو اس کا ترجمہ ختم کرنے والا کیسے کر دیا گیا؟ ؎

خرد کا نام جنوں پڑ گیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اگرچہ عام مسلمان نہیں مانتے لیکن بعض مفسرین نے اس لفظ کو خاتِم (ت کو زیر کے ساتھ) پڑھا ہے۔ اس صورت میں یہ لفظ اسم فاعل ہے لیکن اس کا ترجمہ ختم کرنے والا نہ ہوگا۔ بلکہ مہر کرنے والا ہوگا۔ چونکہ تمام دنیا کے مسلمان اس لفظ کو خاتم ت کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں اس لئے قرآن میں خاتم زبر کے ساتھ لکھا جاتا ہے جسکے معنی مہر کے ہیں۔ لہذا خاتم النبیین کا ترجمہ نبیوں کی مہر ہے نبیوں کو ختم کرنے والا ہرگز نہیں ہے۔ کسی مترجم کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ اپنی مرضی سے قرآن کے ترجمہ میں کسی قسم کی تحریف کرے۔ اب قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نبیوں کی مہر سے کیا مطلب ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے اکثر کی رائے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں۔ یعنی آپ نے نبوت پر مہر لگا دی اب کوئی دوسرا نبی نہیں آسکے گا تمام مسلمان اس فقرہ کا یہی مطلب سمجھتے ہیں۔ لیکن بعض مفسرین نے خاتم کے معنی مصدق (تصدیق کرنے والا) لیا ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے مصدق ہیں اور تمام انبیاء کے برحق ہونے کی تصدیق کرنے والے ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے مصدقا لما معھم یعنی آپ نبیوں کے صحیفوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔

مرزا ابوالفضل نے دُرِّ منثور کے حوالہ میں حضرت عائشہؓ کا قول نقل کیا ہے قولوا انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ۔ اے لوگو! تم کہو کہ ان کے بعد کوئی نبی آئے گا (غریب القرآن) صاحب مجمع البحرین نے خاتم کے معنی زینت کے لکھے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ خاتم النبیین کا ترجمہ نبیوں کی مہر ہے۔ تصدیق کرنے والا یا ختم کرنے والا نہیں ہے بلکہ وہ مفہوم ہے جو لوگوں نے مہر سے لیا ہے۔ ایسی صورت میں یہ کہنا کہ جو شخص ختم نبوت کا عقیدہ نہ رکھے گا وہ کافر یا غیر مسلم ہے کہاں تک صحیح ہے؟ میں نے قادیانیوں کی بعض کتابیں دیکھی ہیں وہ ختم نبوت سے انکار نہیں کرتے بلکہ وہ صاف لفظوں میں اقرار کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ پر تشریعی نبوت ختم ہو گئی ان کا مطلب یہ ہے کہ شریعت لانے والے پیغمبروں میں رسول اللہ آخری پیغمبر ہیں اب کوئی نبی نئی شریعت لے کر دنیا میں نہیں آئے گا شریعت کے ساتھ پیغمبری ختم ہو گئی ساتھ ہی ساتھ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی امت میں غیر تشریعی یعنی چھوٹے چھوٹے نبی ہوتے رہیں گے وہ ایک حدیث بھی پیش کرتے ہیں "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" آنحضرت نے فرمایا میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے۔" گویا وہ ایک حیثیت سے رسول اللہ کو آخری نبی مانتے ہیں یعنی اب رسول اللہؐ کے بعد کوئی نبی نئی شریعت نیا دین اور نیا قرآن نہ لائے گا۔ قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے ہاں رسول اللہؐ کی امت میں چھوٹے چھوٹے نبی ہوتے رہیں گے جو مسلمانوں کی اصلاح کرتے رہیں گے اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ قادیانی حضرات سرے سے ختم نبوت کے منکر ہیں بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہؐ شریعت لانے والے پیغمبروں میں آخری پیغمبر ہیں اب قیامت تک کوئی پیغمبر نئی شریعت نہ لائے گا۔ لہذا یہ کہنا کہ قادیانی رسول اللہ کی ختم النبیین نہیں مانتے غلط ہے (فریقین میں ختم نبوت پر اختلاف نہیں ہے بلکہ غیر احمدی علماء حضرت عیسیٰ نبی اللہ اسرائیلی کی آمد کے قائل ہیں جماعت احمدیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو امتی نبی یقین کرتی ہے یہ محض تعین شخصیت کا اختلاف ہے جو مسئلہ حیات و وفات مسیح سے حل ہو جاتا ہے۔

(ادارہ)

(۳) کا فرمودہ ہے جو خدا کو نہ مانے اس کی کتاب کو نہ مانے اس کے رسولوں کو نہ مانے اور اس کے فرشتوں اور قیامت کو نہ مانے جو غیب پر ایمان نہ رکھے جو دوزخ اور جنت سے انکار کرے قادیانیوں کا ان سب باتوں پر ایمان ہے۔

آج تقریباً نوے فی صد مسلمان قبر پرستی اور تعزیہ پرستی پیر پرستی اور دوسری قسم کے مشرکانہ اعمال و رسوم میں گرفتار ہیں کیا ان سب مسلمانوں کو کافر کہا جاتا ہے کیا شرک سے بڑا بھی کوئی گناہ ہے۔

مندرجہ ذیل عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کے متعلق قادیانیوں کو کافر کہنے والے علماء کا کیا فتویٰ ہے؟

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

(باقی ص ۱۶ پر) ([illegible])

تفصیلی پروگرام پانچواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان ۱۳۶۱ ہش سنہ ۱۹۸۲ء

پانچواں سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کے علمی، ورزشی اور دیگر پروگراموں کی تفصیل درج ذیل کی جا رہی ہے۔ تاکہ اس کے مطابق مجالس اپنے اپنے نمائندگان کو تیار کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ سب مجالس کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ خاکسار۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

علمی مقابلہ جات - خدام

:- ۱۔ حسن کارکردگی و موازنہ مجالس:- موازنہ مجالس میں جملہ امور مثلاً ماہانہ رپورٹ۔ ترسیل چندہ جات۔ دینی امتحان میں شرکت مرکزی اجتماع میں نمائندگی وغیرہ اُمور کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

۲۔ مقابلہ تقاریر:- حزب (الف) میٹرک اور اس سے اوپر اور مدرسہ احمدیہ کے درجات کے خدام اس حزب میں شامل ہوں گے۔ وقت پانچ منٹ ہے عناوین درج ذیل ہیں۔ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ (۲) برکات خلافت (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب و مقام (۴) خلافت ثالثہ اور تحریک تعلیم القرآن (۵) غلبہ اسلام کی صدی اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں۔

۳۔ مقابلہ تقاریر (حزب ب) میٹرک سے نیچے اور مدرسہ احمدیہ کی فصلوں کے خدام اس حزب میں شامل ہوں گے۔ وقت تین منٹ ہے اور عناوین درج ذیل ہے۔ (۱) فضائل قرآن مجید (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا کوئی پہلو (۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۴) خلافت ثالثہ کی برکات (۵) تنظیم خدام الاحمدیہ کے مقاصد۔

۴۔ مقابلہ حسن قرات:- (حزب الف) میٹرک اور اس سے اوپر اور مدرسہ احمدیہ کے درجات کے خدام (۵) مقابلہ حسن قرات حزب (ب) وقت دو منٹ۔ میٹرک سے نیچے اور مدرسہ احمدیہ کی فصلوں کے خدام۔

(۶) مقابلہ نظم خوانی (حزب الف) میٹرک اور اس سے اوپر اور مدرسہ احمدیہ کے درجات کے خدام

(۷) " " " (" ب) " سے نیچے اور مدرسہ کی فصلوں کے خدام۔

(۸) پرچہ ذہانت:- یہ تحریری پرچہ ہوگا۔ پرچہ سوالات پر ہی اُسی وقت نصف گھنٹہ میں جواب لکھ کر دینا ہوتا ہے۔ (۹)۔ مشاہدہ و معائنہ:- ایک میز پر متفرق اشیاء بکھری ہوں گی ایک منٹ ملاحظہ کے بعد اپنی یاد داشت سے قلمبند کرنا ہوتا ہے۔

ورزشی مقابلہ جات خدام

:- ۱۔ فٹ بال۔ ۲۔ کبڈی۔ ۳۔ والی بال (حزب الف و ب) ۴۔ رسہ کشی ۵ گولہ (حزب الف و ب) ۶۔ دوڑ حزب الف ۲۰۰ گز ۷۔ دوڑ حزب ب ۱۰۰ گز ۸۔ رنگ پیئر (حزب الف و ب) ۹۔ تین ٹانگ کی دوڑ (حزب الف و ب) ۱۰ لانگ جمپ۔ ۱۱۔ ہائی جمپ ۱۲۔ نشانہ غلیل ۱۳۔ سلو سائیکل۔ نوٹ:- ورزشی مقابلہ میں الف و ب کی حزب بندی موقعہ پر جائزہ لے کر کی جائے گی۔

علمی مقابلہ جات - اطفال

:- حسن کارکردگی و موازنہ مجالس:- موازنہ مجالس میں جملہ امور مثلاً ماہانہ رپورٹ ترسیل چندہ جات۔ دینی امتحان میں شرکت مرکزی اجتماع میں نمائندگی وغیرہ امور کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ (۲) مقابلہ تقاریر (حزب الف) ۱۲ سے ۱۵ سال تک کے اطفال اس حزب میں شامل ہوں گے (وقت ۳ منٹ) (۳) مقابلہ تقاریر (حزب ب) ۷ سال تک کے اطفال اس حزب میں شامل ہوں گے (وقت ۲ منٹ) مشترکہ عناوین درج ہیں (۱) آداب مجالس (۲) فضائل قرآن مجید (۳) علم بڑی دولت ہے (۴) تندرستی ہزار نعمت ہے۔

(۵) اطفال الاحمدیہ کا روشن مستقبل۔

۴۔ مقابلہ حسن قرات:- (حزب الف) ۱۲ سے ۱۵ سال تک کے اطفال اسمیں شامل ہوں گے۔

۵۔ مقابلہ حسن قرات (حزب ب) ۷ سے ۱۱ سال تک کے اطفال اسمیں شامل ہوں گے۔

۶۔ مقابلہ نظم خوانی (حزب الف) ۱۲ سے ۱۵ سال " " " " " "

۷۔ " " " " (" ب) ۷ سے ۱۱ " " " " " "

ورزشی مقابلہ جات - اطفال

:- ۱۔ فٹ بال۔ ۲ کبڈی۔ ۳ دوڑیں (حزب الف - ب - ج - د) ۴ تین ٹانگ کی دوڑ (حزب الف و ب) ۵ نشانہ غلیل ۶۔ لانگ جمپ۔ ہائی جمپ ۷۔ اطفال کی بعض اور دلچسپ کھیلیں۔

نوٹ:- الف و ب وغیرہ کی حزب بندی موقعہ پر ہی جائزہ لے کر کی جائیگی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام خدام و اطفال کو پورے ذوق و شوق اور بھرپور تیاری کے ساتھ اجتماع کے ان علمی اور ورزشی پروگراموں میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ اللھم آمین۔

مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادے سے آتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:-

"اگر کوئی تم میں سے خدا تعالیٰ سے محبت کر کے اسکی راہ میں مال خرچ کریگا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائیگی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے۔ وہ ضرور اُسے پائے گا۔ (اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم)

احباب کرام سے درخواست ہے کہ "نشر و اشاعت" میں بڑھ چڑھ کر عطیات بھجوائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کے وارث بنیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وقف عارضی اور تحریک تعلیم القرآن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقف عارضی کی تحریک القاء ربانی سے جاری فرمائی تھی۔ یہ تحریک جماعت میں تعلیم القرآن کی سکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے کی گئی ہے حضور رضی اللہ عنہ نے اس تحریک کو جاری کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضا کار چاہئیں جو اپنے اوقات میں سے ایک حصہ قرآن کریم پڑھانے کے لئے یا جہاں ترجمہ سکھانے کی ضرورت ہو وہاں قرآن حکیم کا ترجمہ سکھانے کے لئے دیں۔ تا یہ کام جلدی اور خوش اسلوبی سے کیا جا سکے۔ (الفضل ۹ فروری ۱۹۶۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کی اس تحریک پر جماعت نے والہانہ لبیک کہا اس وقت تک ہزاروں کی تعداد میں جماعت کے مرد اور عورتیں اس تحریک میں حصہ لے چکے ہیں اور لے رہے ہیں اس تحریک کا خلاصہ یہ ہے کہ وقف کرنے والا سال میں کم از کم دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے تعلیم القرآن مجید اور تربیت جماعت کے لئے وقف کرے اور حسب توفیق اپنے خرچ پر مرکز کی طرف سے مقرر کردہ جماعت میں جا کر کام کرے۔ خواتین کو اپنے ہی شہری حصہ یا گاؤں میں عورتوں اور بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کیلئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس بارہ میں حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو جسکو اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو جسنے اپنے ظرف کے مطابق معارف قرآن کریم حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو" (الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۸۲ء)

پس احباب جماعت کو چاہیے کہ تعلیم القرآن کے اس مبارک جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں جنہوں نے اس سال ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ جلد از جلد نظارت ہذا سے فارم طلب کریں اور فارم پُر کر کے نظارت ہذا کو بھجوا دیں اور صدر صاحبان اور مبلغین سلسلہ سے درخواست ہے کہ براہ کرم احباب جماعت کو بار بار مؤثر رنگ میں اس تحریک کی طرف توجہ دلاتے رہیں اور مخلصین سے جو اس جہاد میں شریک ہونے کا شوق رکھتے ہوں فارم پُر کروا کر نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸، ۱۹، ۲۰ ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸، ۱۹، ۲۰ ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزہ ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں، وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال انتظام کر دیا جاتا ہے۔

اب بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کرائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت ۲۷۰ روپے کم سے کم ہو گی ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ملک کی کرنسی کی شرح سے حساب لگائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

تصحیح پروگرام دورہ انسپکٹر وقف جدید صوبہ جموں کشمیر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے اس تصحیح کا اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم محمد عارف صاحب بی۔ اے مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید کے ہمراہ صرف جموں کی جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ اور وادی کشمیر کی جماعتوں میں مکرم انسپکٹر صاحب موصوف کے ہمراہ مکرم حکیم عبد الغنی صاحب ہوں گے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دعا ۔ خاکسار کے بیٹے عبد الحمید صاحب ایک ماہ امرتسر ہسپتال میں رہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور احباب کرام کی دعاؤں سے رو بصحت ہو کر ۱۵/۸/۸۲ کو بخیریت قادیان پہنچ گئے ہیں تمام احباب کرام کی خدمت میں کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار۔ حافظ سخاوت علی قادیان)

تعمیر مساجد کے تعلق میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ چونکہ جملہ مساجد نظارت ہذا کے ماتحت ہیں اس لئے اسکی تعمیر و توسیع کا تعلق بھی نظارت ہذا سے ہی ہے اگر کوئی جماعت اپنے اخراجات پر مسجد کی تعمیر کا بوجھ اٹھانے کو تیار ہو تو بھی اسکی تعمیر کا علم کہ اس پر کس قدر اخراجات کا اندازہ ہوگا۔ اس کا نقشہ کیا ہوگا اور اس کی وسعت وغیرہ کتنی ہوگی۔ ان سب باتوں کا علم نظارت ہذا کو ہونا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں ہر مسجد کی تعمیر کی منظوری بھی ہر جماعت کو مسجد کی تعمیر سے قبل مرکز سے لینی ضروری ہے۔

سو اس اعلان کے ذریعہ سے جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان سے نظارت ہذا یہ درخواست کرتی ہے کہ جملہ مساجد خواہ ان کی تعمیر مرکزی امداد سے کی جائے یا اپنے اخراجات سے تعمیر سے قبل مسجد کی تعمیر کی تفصیلی رپورٹ مرکز کو ارسال کر کے اسکی منظوری مرکز سے حاصل کر لینی ضروری ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلانات نکاح

(۱) ــــ مورخہ ۱۰/۸/۸۲ کو خاکسار نے بمقام مسجد احمدیہ کرونا گاپلی مکرم ایم صدیق احمد صاحب ابن محترم محی الدین کنجو صاحب چنگشیری کا نکاح عزیزہ شاہدہ صاحبہ بنت مکرم مولوی احمد رشید صاحب کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم صدیق احمد صاحب نے مبلغ -/۷۰ روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔

قارئین بدر کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار: محمد فاروق مبلغ سلسلہ کرونا گاپلی)

(۲) ــــ مورخہ ۱۸/۸/۸۲ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ ناصر آباد میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے محمودہ بانو بنت مکرم غلام نبی صاحب پُرسیکرٹری مال جماعت احمدیہ کا نکاح مکرم شریف احمد صاحب لون ولد عبد الغفار صاحب لون شورت کے ساتھ بعوض تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم عبد الغفار صاحب لون نے مد نشر و اشاعت میں مبلغ بیس -/۲۰ روپے ادا کئے۔ جزاہ اللہ خیراً۔

(خاکسار: محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ)

ولادت (۱) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۲/۸/۸۲ کو خاکسار کے چھوٹے بیٹے مظفر احمد اقبال صاحب کے یہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا ہے۔ نام ناصر اقبال رکھا گیا ہے تمام احباب کرام سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے نیک صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہو۔ مبلغ دس روپے اعانت بدر میں اور -/۵ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کر دیئے گئے ہیں۔ خاکسار: حافظ سخاوت علی قادیان

(۲) ــــ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی بیٹی عزیزہ ناصرہ بیگم سلمہا کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ر اگست کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ اس کے نیک، صالح اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ نومولود مکرم شیر احمد خان صاحب کا پوتا اور عزیز ناصر احمد صاحب آف بملی کا فرزند ہے۔

(ادارہ)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳ ...
MODERNSHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PH: 275475
RESI: 273903
CALCUTTA-700073

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
PH. 23-9302
THE JANTA
CARD BOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
منجانب: تپسیا ربر ورکس
۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام ص۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی پولٹری
۱۸-۲-۵۰
فلک نما
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39

AUTOCENTRE تار کا پتہ
28-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز
آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
H.M برائے: ایمبیسڈر، بیڈ فورڈ، ٹریکٹر H.M
S.K.F بال اور رولر تیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کے ڈیزل اور پیٹرول کار اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات
دستیاب ہیں
AUTO TRADERS
16-MANGOELANE CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - سکوٹر سائیکل سکوٹروں کی خرید و فروخت
اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T COLONY
MADRAS - 600004
PH. NO - 76360

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ہائیگرین - فوم - چمڑے جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین معیار کے اور دیدہ زیب
سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ
ائیر بیگ - ہینڈ بیگ - (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس - بی پرس - پاسپورٹ
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز
RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES
17-A RASOOL BUILDING
MOHAMDEN CROSS LANE
MADANAPUR
BOMBAY 400008

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"

ارشاد حضرۃ خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

منجانب: احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ نیو پارک سرکس کلکتہ ۱۷ ۷۰۰۰ فون نمبر ۴۴۳۷۱۷

اشتہارِ کے

اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ: عملوں کا دارومدار انجام پر ہے

حدیث

اگر انجام اچھا ہو تو سمجھو کہ اعمال بھی مقبول ہو گئے ورنہ بیکار رہیں۔

منجانب: صوبائی: کیرالہ، انڈمان جماعت احمدیہ کیرالہ مہاراشٹر

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"ان پڑھ سخی بخیل عابد کی نسبت اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے"

ملفوظات حضرۃ مسیح پاک علیہ السلام

"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا ایک معیار و محک ہے" (ملفوظات جلد دوم ص ۹۹)

ہلیٹن ہوٹل

۳۲ سیکنڈ مین روڈ
سی - آئی - ٹی کالونی
مدراس ۴ ۶۰۰۰۰

پیشکش: ممبران اخترنیاز سلطانہ پارٹنرز

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرۃ ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو - ٹی وی بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس - ڈرائی اینڈ فرنش فوریٹ کیفین ایجنٹ

غلام محمد اینڈ سنز کاٹھ پورہ یاری پورہ کشمیر

ABCOY LEATHER ARTS

34/3 3RD MAIN ROAD
KASTURBA NAGAR BANGALORE 560026
MANUFACTURERS OF
AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(رجسٹرڈ)

کرشڈ بون - بون میل بون سینوس - ہارن ہوفس وغیرہ

نمبر ۲۲/۲/۳ متصل کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷

حیدرآباد میں فون: ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش - قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ

۲۸۷-۱-۱۴ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرۃ خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

VIR ®

پیشکش: [illegible]

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ہوائی چپل نیز ریگزین پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!